سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،12۔دسمبر2018

(یوم الاربعاء،4۔ربیع الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 8

553

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

555

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بدھ، 12۔دسمبر 2018

(یوم الاربعاء، 4۔ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ﴿٤٢﴾
وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرۡكَعُواْ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾
أَتَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبِرِّ وَتَنسَوۡنَ أَنفُسَكُمۡ وَأَنتُمۡ تَتۡلُونَ
ٱلۡكِتَٰبَۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَٱسۡتَعِينُواْ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِۚ وَ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلۡخَٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم
مُّلَٰقُواْ رَبِّهِمۡ وَأَنَّهُمۡ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾

سورة البَقَرة آيات 42 تا 46

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ(42)اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو(43)(یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں ؟(44)اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں(45)اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(46)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جو رب نے محمدؐ اتارے نہ ہوتے
تو طیبہ کے ایسے نظارے نہ ہوتے
سفینے مدینے کے ہوتے اگر نہ
یہ دریا سمندر کنارے نہ ہوتے
سیرت جو محمدؐ کی گر ساتھ نہ ہوتی
مقدر کسی نے سنوارے نہ ہوتے
جھولی میں ٹکڑے جو اُنؐ کے نہ ہوتے
تو کوثر کے وارے نیارے نہ ہوتے

ڈی جی نیب لاہور کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی خواجہ سلمان رفیق کی گرفتاری سے معزز ایوان کو مطلع کرنا

MR DEPUTY SPEAKER: Mr. Muhammad Mazhar Javid Additional Director office of the Director General NAB Lahore vide his letter dated 11th December 2018 has communicated intimation about the arrest of Khawaja Salman Rafiq MPA (PP-157) as required under Rule 77 Rules of Procedure of Provincial Assembly of Punjab 1997.The intimation is as under:

It is apprised that investigation against Nadeem Zia, Qaiser Amin Butt, Khawaja Saad Rafiq and Khawaja Salman Rafiq. Management and developers of Paragon city Pvt Ltd, Lahore and others is under process in this bureau duly authorized by the competent authority under the provision of National Accountability Ordinance 1999. The competent authority has issued warrants of arrest in respect of Khawaja Salman Rafiq son of Khawaja Muhammad Rafiq Member Provincial Assembly of Punjab in the subject investigation NAB Lahore has executed the said warrants of arrest and has arrested Khawaja Salman Rafiq on 11th December 2018. Now, we come to the Question Hour.

سوالات

(محکمہ جات جیل خانہ جات اور داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات اور داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لیا جائے گا لہٰذا ابھی آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں بلکہ آپ parliamentary leader ہیں آگے آ کر بیٹھیں۔ آپ آگے والی row میں اچھے لگ رہے ہیں۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 21 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بچیوں سے زیادتی اور قتل کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*21: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یکم مارچ 2018 تا 31- اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یکم مارچ 2018 تا 31- اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کل 67 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔

(ب) نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جا چکا ہے۔ تاہم 9 مقدمات میں وقوعہ بے بنیاد ہونے کی وجہ سے اخراج رپورٹ مرتب کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع لاہور میں یکم مارچ 2018 تا31-اگست 2018 کے دوران بچیوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تعداد پوچھی تھی جو کہ بتائی نہیں گئی اور مجھے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ کل 67 مقدمات درج ہوئے تھے۔ نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں میں نے ان کی تعداد پوچھی تھی جو کہ مجھے بتائی نہیں گئی کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق جو مقدمات درج ہوئے تھے وہ تمام ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان میں صرف گیارہ مقدمات ایسے ہیں جن کو عدم ثبوت کی وجہ سے خارج کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ تمام مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور یہ تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں ان تمام مقدمات کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان کو ان تمام مقدمات کی تفصیلات فراہم کر سکتا ہوں۔ شکریہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال پھر وہی ہے کہ میں نے مجرموں کی تعداد پوچھی تھی کہ اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں اس کا مجھے بڑا tricky سا جواب دیا گیا ہے کہ سارے بھیج دیئے ہیں۔ اس سے کیا مراد ہے اگر آپ کے پاس ریکارڈ ہے تو آپ اس معزز ایوان میں تعداد بتا دیں کہ وہ کتنے لوگ تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! جی، آپ ان کو تعداد بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ سوال ملاحظہ فرمائیں تو یکم مارچ 2018 تا31-اگست 2018 کے دوران یعنی معزز ممبر مارچ سے لے کر اب تک کا ریکارڈ پوچھ رہے ہیں اب چھ ماہ میں تو کسی مقدمے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا لہٰذا تمام مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں اور اگر آپ کہیں تو یہ 67 مقدمات کی رپورٹ ابھی یہاں

پر پڑھ دیتا ہوں کہ کون سا مقدمہ کس عدالت میں زیر سماعت ہے اور کتنے ملزم ہیں، یہ تمام تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ یہ ساری تفصیل منسٹر صاحب سے لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کسی بھی ملزم کو کیفر کردار تک پہنچانا عدالت کا کام ہے اس کا فیصلہ عدالت نے کرنا ہے میں نے نہیں کرنا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ بھی نہیں رہا ہوں یقیناً عدالت کا کام آپ نے نہیں کرنا ہے۔ صرف آپ سوال اور اس کا جواب سن لیں تو پھر آپ اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیجئے گا اور میں اس بات پر کیوں زور دے رہا ہوں وہ میں اگلے سوال میں بتاؤں گا، کہ نامزد مجرموں میں سے اب تک کتنے مجرم کیفر کردار تک پہنچے ہیں، یہ سوال تھا اور انہوں نے جواب کیا دیا ہے نامزد ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوادیا گیا ہے تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنے ملزمان کو گرفتار کر کے آپ نے جوڈیشل کیا ہے؟ اس میں تو عدالت کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ صرف گیارہ مقدمات ایسے ہیں جو خارج ہوئے ہیں اور باقی تمام مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے اور ان کو جیل بھجوایا گیا اور ان کے cases under trial ہیں۔

جناب سپیکر! اب اگر آپ حکم دیں تو میں ایک ایک مقدمے کا بتا دیتا ہوں کہ کون سا مقدمہ کون سی عدالت میں ہے؟ میں 67 مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ یہ تفصیل ایوان کی میز سے لے لیجئے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں اپنا اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لیکن میرا پہلا ضمنی سوال ابھی بھی وہیں پر کھڑا ہے۔ میں ان سے مقدمات کی تفصیل تو پوچھ ہی نہیں رہا۔ میں اس سوال پر اس لئے زور دے رہا ہوں کہ یہ بچیوں کے ساتھ زیادتی کے cases ہیں۔ Normally یہاں پر یہ ہوتا ہے کہ جب یہ مقدمات درج ہوتے ہیں تو لوگ اپنی عزت خراب ہونے کے ڈر سے مقدمات واپس بھی لے لیتے ہیں اور ان مقدمات سے back out اس لئے کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ میڈیا پر آنا چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ تھانہ کچہری کے چکروں میں پڑنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بارہا مرتبہ اس لئے کہہ رہا تھا کہ اکثر ایسا ہوتا

ہے کہ چار چار، چھ چھ اور سات سات بندوں کے پرچے ہوتے ہیں اس میں لوگ بچیوں کے والدین پر پریشر ڈالتے ہیں تو وہ مقدمات واپس ہو جاتے ہیں، اسی طرح میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے جواب دیا ہے کہ 9 مقدمات میں وقوعہ بے بنیاد ہونے کی وجہ سے اخراج کی رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔ منسٹر صاحب نے گیارہ فرمایا ہے جبکہ یہاں پر 9 کا جواب ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 9 مقدمات کے اخراج کی رپورٹ بنائی گئی ہے تو کیا رپورٹ کی تفصیل آپ کے پاس ہے کیونکہ میرے حلقے میں ایک تھانے کے اندر دو مقدمات ہیں جس کا مجھے پتا ہے کہ بچیوں پر pressure ڈال کر وہ مقدمات واپس لئے گئے ہیں؟ کیا اس قسم کی کوئی رپورٹ آپ کے سامنے آئی ہے کیونکہ میرا نہیں خیال کہ یہ تفصیل آپ کے پاس ہو کہ کس تاریخ اور کن وجوہات کی بناء پر بچیوں کے مقدمات واپس ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جو تحریری طور پر جواب دیا گیا ہے اُس وقت 9 مقدمات خارج ہوئے تھے لیکن چونکہ میں اس وقت اس معزز ایوان میں جواب دے رہا ہوں تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ latest situation اس معزز ایوان کے سامنے رکھی جائے اس لئے latest situation یہ ہے کہ گیارہ مقدمات کا اخراج ہوا ہے اور گیارہ کے گیارہ مقدمات کی خارجی رپورٹ میں معزز ممبر کو آج ہی provide کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 75 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ریجن میں جیلوں کے نام، قیدیوں / حوالاتیوں کو دیئے جانے والے کھانے سے متعلقہ تفصیلات

*75: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ریجن میں کون کون سی جیلیں ہیں، ان جیلوں میں اسیران پر فی قیدی روزانہ کے حساب سے کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ جیلوں کے قیدیوں اور حوالاتیوں کو جو کھانا دیا جاتا ہے اس کی ہفتہ وارmenu کی تفصیل جیل وار فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کو پانی فلٹریشن پلانٹ سے فراہم کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) لاہور ریجن میں جیلوں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ سنٹرل جیل لاہور
2۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور
3۔ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ
4۔ ڈسٹرکٹ جیل قصور
5۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ
6۔ ڈسٹرکٹ جیل نارووال
7۔ سنٹرل جیل گوجرانوالہ

جبکہ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری SO(R&P) 1-9/99 Vol-11 مورخہ 30.05.2014 کے مطابق 59.61 روپے فی قیدی روزانہ کے حساب سے رقم دی جاتی ہے۔

(ب) قیدیوں اور حوالاتیوں کے ہفتہ وار menu کے مطابق جو کھانا فراہم کیا جاتا ہے وہ ایک ہی menu پر مشتمل ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام سٹور کی جانے والی اشیاء بعد از معائنہ انسپکشن کمیٹی اور حاصل کردہ نمونہ جات کی لیبارٹری بذریعہ فوڈ اتھارٹی پنجاب، لاہور سے کرائی جاتی ہے اور پاس ہونے کی صورت میں مذکورہ اشیاء کی فراہمی پنجاب کی تمام جیلوں پر برائے خوراک اسیران کی جاتی ہے۔ مزید برآں کھانا تیار ہونے کے بعد جیل اسیران کو کھانا تقسیم سے پہلے ہر متعلقہ جیل کا ڈاکٹر خوراک کا معائنہ کرتا ہے اور پاس ہونے کی صورت میں اسیران میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں ایک سکیم جس میں 34 جیلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام تکمیل کے مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔

مزید برآں اس سکیم سے پہلے NGO اور مخیّر حضرات کے تعاون سے 30 جیلوں پر 42 واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے جا چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک قیدی پر روزانہ خوراک کی مد میں جو پیسے خرچ کئے جاتے ہیں وہ 59 روپے 61 پیسے ہیں لیکن اب 10 روپے کی روٹی اور 15 روپے کا نان ہو چکا ہے جبکہ یہ صبح کا ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا بھی دیتے ہیں تو یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں کیونکہ یہ 60 روپے بھی پورے نہیں بنتے۔ اگر دس روپے کی روٹی لگائی جائے تو 60 روپے کی خالی روٹی ہی بن جاتی ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال یہ کیا ہے کہ 59.61 روپے ایک قیدی کا دن کی روٹی کا خرچہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ سوال ذرا repeat کر دیں کیونکہ میں مصروف تھا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ایک قیدی پر خوراک کی مد میں روزانہ جو رقم خرچ کی جاتی ہے وہ 59 روپے 61 پیسے ہے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کہ دس روپے کی روٹی اور 15 روپے کا نان ہو چکا ہے تو اس رقم میں خالی روٹی بھی پوری نہیں ہوتی لہٰذا یہ صبح کا ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا جو قیدی کو دیتے ہیں یہ کس طرح سے manage کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے درخواست ہے کہ اگر اِن کو پنجاب کی کسی بھی جیل سے کھانے کے معیار کے حوالے سے کوئی شکایت آئی ہو یا کسی قیدی کو آج تک کھانا نہیں دیا گیا تو یہ مجھ سے سوال کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے valid point کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے کہا ہے کہ جو آپ نے figure دیا ہے اُس میں قیدیوں کا کیسے گزارا ہو رہا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ figure 59.61 ہی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک جیل میں کم از کم تین ہزار یا تین ہزار سے زائد قیدیوں کا جب مشترکہ کھانا پکایا جاتا ہے تو figure almost یہی بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ مشترکہ ہوتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جیسے انہوں نے menu بھی بتایا ہے کہ ہفتے میں دو دفعہ چکن بھی دیتے ہیں اور ساری روٹیاں بھی دیتے ہیں لہٰذا مجھے یہ فارمولا بتا دیں کیونکہ مجھ سے میرے گھر کے اخراجات پورے نہیں ہو رہے تاکہ میں ان کے فارمولے کو adopt کر کے اپنے گھر کا خرچہ چلا سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم بھی ان سے فارمولا لیتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! مجھ سے تو میرے گھر کا خرچ نہیں چل رہا اس لئے مجھے یہ فارمولا دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے فارمولا اچھا ہے اِن سے لینا چاہئے۔ منسٹر صاحب! آپ یہاں سے فارغ ہو کر چیمبر میں تشریف لائیں تاکہ میں آپ سے فارمولا لے لوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اسمبلی اپنے لیڈران سے پوچھ لیں کہ آیا انہیں کھانے میں ایسی کوئی شکایت آئی ہے کیونکہ ان دنوں اِن کا خوب آنا جانا لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! بات کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں شکایت کی بات نہیں کر رہا کیونکہ ظاہری بات ہے کہ یہ بڑے قابل ہیں اور رات کو تین تین بجے چھاپے بھی مارتے ہیں تو definitely بہتری کے لئے ہی کیا ہو گا۔ یہ جو بہتری لے کر آئے ہیں کہ 59 روپے 61 پیسے میں ایک قیدی کو صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا بھی دیتے ہیں تو میرا بڑا سادہ سا سوال فارمولے کے متعلق ہے کہ صبح کے ناشتہ میں کتنے پیسے، دوپہر کے کھانے میں کتنے پیسے اور رات کے کھانے میں کتنے پیسے خرچ کرتے ہیں تاکہ میں اپنے گھر کا خرچ بھی چلا سکوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اور منسٹر صاحب آپس میں بیٹھ کر فارمولا طے کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فارمولا تو already چل رہا ہے بس ہاؤس کو ذرا بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بیٹھ کر یہ فارمولا طے کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فارمولا تو بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جب ان قیدیوں کا اکٹھا کھانا پکتا ہے تو اس پر یہی خرچ آتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں، لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فارمولا یا expenses کی بات نہیں ہے بلکہ 2002 سے 2007 کے پیریڈ میں پہلی دفعہ پنجاب کی جیلوں میں ایک standard menu طے اور introduce کروایا گیا تھا۔ اس menu کو کسی سرکاری افسر نے introduce نہیں کیا تھا بلکہ اُس وقت وزیراعلیٰ جناب پرویز الٰہی نے باقاعدہ Nutritionists کی ٹیم تشکیل دی تھی جنہوں نے باقاعدہ nutritional value کو مدنظر رکھتے ہوئے قیدیوں کے لئے خوراک کا menu تیار کیا تھا۔ آج بھی جیلوں میں انڈے دیئے جاتے ہیں، گوشت، مرغی اور سبزیاں بھی دی جاتی ہیں لہٰذا قطع نظر اس کے کہ خرچہ کتنا آتا ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ کسی بھی جیل سے اِس وقت تک یہ شکایت نہیں آئی کہ قیدیوں کو کھانا نہیں مل رہا۔ تمام جیلوں میں قیدیوں کو کھانا مل رہا ہے اور تمام قیدی کھانے کے standard سے مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں intervene اس لئے کیا ہے کیونکہ جیل خانہ جات ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ sister ڈیپارٹمنٹ ہے لہٰذا sister ڈیپارٹمنٹ ہونے کے ناتے یہ بات میرے علم میں تھی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے توسط سے معزز ایوان کو بتا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری بڑی مودبانہ گزارش ہے کہ میرا سوال ابھی تک وہیں ہے اور مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ 59 روپے 61 پیسے میں یہ کس طرح manage کرتے ہیں للہٰذا اُس کا فارمولا بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! انہوں نے ایک بات clear کر دی ہے کہ یہ کھانا مشترکہ طور پر تیار ہوتا ہے جس کے بعد اُس کا جو figure نکلتا ہے وہ 59.61 روپے بنتا ہے۔ Order in the House.

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے گھر میں جو کھانا پکتا ہے وہ بھی سارے افراد کے لئے اکٹھا ہی پکتا ہے لیکن بڑی کوشش کرنے کے باوجود بھی اتنی رقم میں تیار نہیں ہوتا۔ میں وہ فارمولا پوچھ رہا ہوں جس کے تحت یہ 59 روپے 61 پیسے میں manage کر لیتے ہیں۔ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور مہنگائی کی باتیں ہو رہی ہیں اگر یہ بتادیں تو یہ پتا چل جائے ناں اور یہ تو مہنگائی کو کنٹرول کرنے کا بڑا اچھا فارمولا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! فارمولا وہی ہے جو گھروں میں استعمال ہوتا ہے کہ اس میں مرچیں ڈالی جاتی ہیں، نمک اس میں ڈالا جاتا ہے اور ہلدی ڈالی جاتی ہے۔ یہ پکانے کا فارمولا پوچھ رہے ہیں تو جو گھروں میں پکتا ہے وہی وہاں پر پکتا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! متعلقہ وزیر یہاں موجود ہیں تو وہی میرے سوال کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے گھر کے کھانے کے متعلق بات کر رہے ہیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ کیا ان کے گھر میں 3000 بندے رہتے ہیں تو جب 3000 یا 3200 لوگوں کا کھانا اکٹھا پکتا ہے تو اخراجات یہی آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے سوال کا جواب آ چکا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے جواب نہیں ملا اور گزارش یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے اور آپ بھی رکھ رکھاؤ والے اور سوشل بندے ہیں۔ جب ہمارے ہاں کوئی شادی بیاہ کا function ہوتا ہے تو اس وقت ہزاروں کی تعداد میں ہی لوگوں کا کھانا پکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب ہزاروں بندوں کا کھانا پکتا ہے پھر بھی وہ اتنے پیسوں میں تیار نہیں ہوتا۔ مجھے یہ بتادیں کیونکہ ہم نے شادی بیاہ اور بھی کرنے ہیں کہ ہزاروں لوگوں کے لئے کھانا پکانا ہے تو مجھے یہ فارمولا بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اگلے سوال پر آتے ہیں اور آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں تو وہ آپ کو فارمولا دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! دیکھیں، ہم عوام کی نمائندگی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں اور عوام مہنگائی سے پریشان ہیں تو اگر ایک فارمولا مل جائے تو اس سے عوام کی پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال ہنسی اور مذاق میں اڑانے والا نہیں ہے کیونکہ معاملہ قیدیوں کی خوراک کا ہے اور وہ لوگ جو پابند سلاسل ہیں جبکہ آج کل آپ دیکھتے ہیں کہ فوڈ اتھارٹی جس طرح چھاپے مار رہی ہے اور جس طرح کی substandard food ہمارے آزاد لوگ جو سوسائٹی میں کھا رہے ہیں اور جو bulk میں چیزیں تیار ہو کر periphery میں جس میں چپس، دودھ، حلوے اور دیگر چیزیں جس standard کی دی جا رہی ہیں اور جس طرح ہمارے آزاد لوگوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ پابند سلاسل لوگوں سے متعلق ہمارے محترم وزیر نے کہا ہے کہ کوئی شکایت آئی ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ اس معاشرے میں قیدی کی شکایت کبھی آ سکتی ہے؟

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس کا جواب بہت ضروری ہے کہ 59 روپے میں تین وقت کا کھانا بے چارے قیدیوں کو کیسے دے رہے ہیں کیونکہ یہ قیدیوں کے حقوق کا مسئلہ ہے اس لئے آپ اسے اس طرح آسانی سے نہیں لے سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کی details ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جو کھانا دیا جاتا ہے اور جیسا کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ زرعی یونیورسٹی کے National Institute of Food Science and Technology کی ایک کمیٹی بنی تھی جس نے باقاعدہ ایک menu دیا ہوا ہے تو یہ کھانا اس menu کے مطابق دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس details ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل میرے پاس details ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ معزز ممبر کو details provide کر دیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ kindly منسٹر صاحب سے details لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کو ابھی details فراہم کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان سے details لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیل میں اس menu کے مطابق کھانا دیا جاتا ہے جس میں ایک آدمی کو اڑھائی سے تین ہزار کیلوریز چاہئیں تو اس معیار کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے details دیں گے تو میں اس کی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! ابھی تو ہم پہلے سوال پر ہی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! تین ضمنی سوال آپ نے کر لئے ہیں تو آپ منسٹر صاحب سے details لے لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارا مذہب اسلام انسان کے بنیادی حقوق پر بڑا focus کرتا ہے اور قرآن پاک و احادیث مبارکہ میں بھی قیدیوں کے بارے میں بڑی تاکید کی گئی ہے اور بڑا زور دیا گیا ہے کیونکہ وہ تو بے چارے بے بس اور مجبور ہوتے ہیں۔ قید میں لوگ سارے گنہگار نہیں ہیں اور میں یہ بات اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کیونکہ میں بھی ہفتہ دس دن جیل کی ہوا کھا چکا ہوں اور میں نے کوئی قصور بھی نہیں کیا تھا۔ مجھے اس وقت سے ایک ذاتی تجربہ ہے کہ وہاں جو لوگ پابند سلاسل ہیں وہ سارے گنہگار نہیں ہیں، ان میں بہت سارے

بے گناہ بھی ہیں توان کی آواز تو نکلتی ہی نہیں ہے اوران کی آواز کون سنے گا۔ یہ بات میں نے صرف اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے ذاتی تجربہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اذان ظہر)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب کسی بھی چیز کا تعین کیا جاتا ہے تو بلاشبہ اسے justify بھی کیا جاتا ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ کوئی فیصلہ کر لیا جائے اور اس کی justification بھی نہ کی جائے۔ بلاشبہ جب کمیٹی نے 59 روپے 61 پیسے کا تعین کیا ہو گا تو اسے انہوں نے justify بھی کیا ہو گا کیونکہ ہم نئے تجربات سے گزرتے ہیں تو اتنے پیسوں میں ممکن نہیں ہے کہ کسی بھی بندے even کہ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ایک دودھ پیتے بچے کو آپ دودھ میں پانی ملا کر فیڈر پلاتے رہیں تو وہ بھی اتنے پیسوں میں سارا دن دودھ نہیں پی سکتا۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف اتنی ہے کہ منسٹر صاحب اس کو ذرا seriously take up کر لیں، اس پر meeting call کر لیں اور اس کی رپورٹ کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں یا پھر منسٹر صاحب اس۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو منسٹر صاحب اس کی detail provide کر دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ detail نہیں بلکہ ہاؤس میں رپورٹ submit کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ہاؤس میں رپورٹ آپ submit کر دیجئے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! نہیں۔ وہ رپورٹ منسٹر صاحب نے ہاؤس میں submit کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو detail دے دیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! Rules کے مطابق منسٹر صاحب نے ہاؤس میں رپورٹ submit کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! جیسے ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے کہ وہ رپورٹ ہاؤس میں put up کر دیں گے تو ایسے ہی آپ کر لینا۔ اب نئے سوال کی طرف آتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! آپ ruling دے دیں ناں تا کہ وہ کمیٹی کے سپرد کر دیں یا پھر ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! کمیٹی کے سپرد نہیں ہو سکتی۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ آپ کی discretion ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ جیسے ڈاکٹر صاحب details لے لیں گے اور آپ بھی لے لینا۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بڑا اچھا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا اجر دینا ہے کیونکہ قیدیوں کے لئے آواز اٹھانا اور اقدامات کرنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! چلیں، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 327 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد منیب سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ڈرائیونگ لائسنسوں کے غلط اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*327: جناب محمد منیب سلطان چیمہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ناتجربہ کار ڈرائیوروں کی غفلت کی وجہ سے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں حادثات ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بنیادی وجہ ڈرائیونگ لائسنسوں کا غلط اجراء ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا لائسنسنگ برانچ میں کرپشن مافیا کا راج ہے جو لوگوں کو ٹیسٹ لئے بغیر ناجائز طریقے سے لائسنس جاری کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں سرگودھا لائسنسنگ برانچ کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن تحقیقات کر رہا ہے اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے اور حکومت اس غلط نظام کی درستی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ بات درست ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر حادثات ہو رہے ہیں لیکن ہزاروں کی تعداد میں نہیں ہیں اس سلسلہ میں ٹریفک پولیس بمطابق احکامات افسران بالا روزانہ کی بنیادوں پر غفلت اور لاپرواہی سے ڈرائیونگ کرنے والے ڈرائیورز کے خلاف قانونی کارروائی کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں سرگودھا پولیس کی طرف سے باقاعدہ ڈرائیونگ سکول بنایا گیا ہے جہاں پر ڈرائیونگ سیکھنے کے لئے آنے والے مرد و خواتین کو ڈرائیونگ کی عملی تربیت کے ساتھ ساتھ ٹریفک قوانین سے آگاہی سے متعلق لیکچرز بھی دیئے جاتے ہیں اس کے علاوہ ٹریفک ایجوکیشن یونٹ مختلف مقامات پر عوام الناس کو ٹریفک قوانین سے متعلق ایجوکیٹ بھی کرتا ہے۔

(ب) یہ کہنا کہ حادثات کی بنیادی وجہ ڈرائیونگ لائسنسوں کا غلط اجراء ہے قطعاً درست نہ ہے کیونکہ لائسنس کے اجراء کے لئے باقاعدہ SOPs ترتیب دی گئی ہیں جن پر عمل کر کے میرٹ پر ڈرائیونگ لائسنسوں کا اجراء کیا جاتا ہے متعدد حادثات میں ڈرائیور حضرات کے پاس ڈرائیونگ لائسنس ہی نہ ہوتے ہیں جس پر کنٹرول کرنے کے لئے لائسنس کے بغیر ڈرائیونگ کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سلسلے میں اعلیٰ حکام اس بات پر بھی غور کر رہے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء سے پہلے تین ماہ کا تربیتی کورس کروایا جائے تاکہ ہمارے ڈرائیور حضرات ڈرائیونگ کی تمام تکنیکوں سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ٹریفک ایجوکیشن سے بھی آشنا ہوں۔

(ج) ڈرائیونگ ٹیسٹ کے بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کمرشل اور نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے سلسلے میں بمطابق موٹر وہیکل آرڈیننس، 1965 کے تحت ٹیسٹ بورڈ تشکیل دیا گیا ہے جس میں کم از کم تین ممبرز ہوتے ہیں، لائسنس کے حصول کے لئے آنے والے امیدواران پہلے فائل مکمل کروانے کے بعد جمع کرواتے ہیں ان کا شناختی کارڈ چیک کیا جاتا ہے، حاضری شیٹ پر دستخط

کروائے جاتے ہیں اور بائیو میٹرک حاضری بھی لی جاتی ہے اس کے علاوہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹ کی باقاعدہ مووی بنائی جاتی ہے جس میں امیدوار کم از کم دو مرتبہ اصل شناختی کارڈ کے ہمراہ کیمرہ کے سامنے آکر اپنی حاضری شو کرتا ہے اور ٹیسٹ دیتا ہے اور وہ مووی متعلقہ حکام کو بھجوائی جاتی ہے۔ بالا پراسس کے بعد یہ الزام لگانا کہ بغیر آئے لائسنس issue کیا جاتا ہے بعید از قیاس ہے اور نہ ہی لائسنسنگ برانچ سے متعلق کسی بھی قسم کی کرپشن کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) لائسنس برانچ کے متعلق کوئی بھی انکوائری محکمہ انٹی کرپشن میں نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا اہمیت عامہ رکھنے والا سوال ہے جس میں ڈرائیونگ لائسنسوں کے متعلق پوچھا گیا ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ڈیپارٹمنٹ نے admit کیا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ حادثات نہیں ہوتے لیکن ہوتے تو ہیں تو اس کے لئے کیا معیار ہے۔ یہ سرگودھا ڈویژن سے متعلق سوال ہے تو سرگودھا ڈویژن میں monthly, fortnightly or weekly کتنے لائسنس جاری کرتے ہیں جس میں HTV یعنی heavy لائسنس کتنے جاری ہوتے ہیں اور کار، موٹر سائیکل وغیرہ کے کتنے جاری کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ جو لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اس کے لئے باقاعدہ ایک طریق کار ہے۔ طریق کار سے میری مراد یہ ہے کہ باقاعدہ ٹریفک پولیس نے ایک SOP develop کیا ہوا ہے اُس SOP کے تحت ٹیسٹ لے کر لائسنس جاری کئے جاتے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سرگودھا میں کوئی specific period یہ فرما دیں کہ کون سے پریڈ کی ان کو تعداد چاہئے میں معلومات ان کو فراہم کر دوں گا کہ کون سے پریڈ سے لے کر کون سے پریڈ تک کتنے لائسنس جاری کئے گئے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پریڈ بتا دیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی مہربانی اُن کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ جیسے بھی وہ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے میں نے کوئی ایسا سوال نہیں کیا یہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سرگودھا ہے

ٹریفک والوں نے ایک معیار بنایا ہوا ہے کہ ہر ڈویژنل سطح پر لائسنسوں کی ایک تعداد ہے ان کی تعداد fix ہے پنجاب میں 9ڈویژن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ٹائم پریڈ بتا دیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کوئی ٹائم پریڈ نہیں ہے ایل ٹی وی لائسنس، ایچ ٹی وی لائسنس یہ جتنے جاری ہوتے ہیں ہر ڈویژن کو انہوں نے monthly allotment کی ہوئی ہے۔ میں ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں جو اصل پوائنٹ ہے کہ جیسے لاہور ڈویژن ہے لاہور میں لائسنسوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہاں پر بہت زیادہ تعداد میں جاری ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ساہیوال میں میری اطلاع کے مطابق 48 کے قریب monthly جاری ہوتے ہیں، سرگودھا میں کتنے ہیں؟ یہ concerned سوال سرگودھا کا تھا میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم ایک uniform policy بنائیں گے کہ پورے پنجاب میں جتنے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ڈرائیونگ لائسنس دیئے جائیں اور روز سب لوگ پورا پنجاب یا پورا پاکستان ہم سفر میں رہتے ہیں تو لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے سے بچا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! Any figure

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر کا کہنا درست ہے کہ زیادہ سے زیادہ لائسنسز جاری ہونے چاہئیں گورنمنٹ کی بھی یہی منشا ہے کہ جتنے زیادہ لائسنس جاری ہوں گے تو یہ بات ensure ہو گی کہ گاڑی چلانے والا لائسنس یافتہ ہے نہ کہ کوئی ٹرینی ہے یا وہ ایسا شخص ہے جس کے پاس لائسنس نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کے interest کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں عوام کی زندگیوں کا مسئلہ ہے اور یہ اہم بات ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے یا سی پی او کی طرف سے کوئی ایسی instruction ہیں کہ ہر ضلع میں ماہانہ یا سالانہ اتنے لائسنس جاری کئے جائیں گے as such کوئی پابندی نہیں ہے یہ انحصار ہے لوکل پولیس کا ہے کہ ضلع میں وہ اپنی ضرورت کے مطابق جتنی درخواستیں اُن کی پاس آتی ہیں ٹیسٹ لے کر وہ لائسنس جاری کرتے ہیں سی پی او کی طرف سے یا صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے اُن پر کوئی قدغن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال ملک صاحب! اب آپ تشریف رکھیں آپ نے دو سوال کر لئے ہیں اب دوسرے ممبر کو سوال پوچھنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت ضروری سوال ہے اسی سے متعلقہ سوال ہے میری صرف گزارش ہے، میں منسٹر صاحب کو چیلنج نہیں کرتا میرے سینئر ہیں یہ بات درست ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! نہیں اجازت ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری صاحب! تسی تے ہمیشہ ای اجازت دِتی اے۔

جناب سپیکر! ان کی طرف سے in writing direction ہے میں اس بات کو on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ یہ لاہور میں 96 کے قریب ہیں اور ساہیوال میں 48 کے قریب ہیں اور میں منسٹر صاحب سے یہ ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ یہ uniform policy کر دیں۔ میرا یہ دو حرف کا سوال ہے کے یہ uniform policy کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس لحاظ سے uniform کر دیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہتے ہیں لاہور میں 96 یا جتنے بھی ہیں۔ اتنا لوگوں کا رش ہے جس طرح انہوں نے بتایا ہے کہ جتنے applicants ہیں یقین کریں لوگ رُل رہے ہوتے ہیں، وہاں پر لائسنس لینے والوں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں، وہاں پر اُن کو ٹائم ہی نہیں ملتا، وہاں پر concerned DSP بیٹھا ہوتا ہے جو انہوں نے تین رکنی کمیٹی بتائی ہے وہاں پر لوگ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ 48 پورے ہو گئے ہیں آپ اگلے ماہ آجائیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا uniform policy کر دیں گے، برابر کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں نے پہلے بھی عرض کی ہے as such کوئی پابندی نہیں جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ جس ضلع میں جتنی ضرورت ہو گی اُتنے جاری کئے جائیں گے کسی ضلع پر کوئی پابندی نہیں لگی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! Thank you very much for giving your time sir. Supplementary question ہے I belong from Sargodha as well اس سوال کے اندر انہوں نے SOPs کی بات کی ہے I will come directly to my question to the Honourable Minister کہ انہوں نے جو SOPs بتائے ہیں کہ بائیو میٹرک والے ہیں تو جو بائیو میٹرک والے ہیں اُس کا ایک سرگودھا میں second station بنا دیں اور کیا وہ ہے یا نہیں ہے اور secondly ہمارے سرگودھا میں تین درخواستیں انٹی کرپشن کے اندر آئی ہوئی ہیں کہ جو ایچ ٹی وی لائسنس ہے I am talking specifically about HTV licenses اُس کے اوپر کارروائی کیا ہوئی ہے اور کیا اُس کا جو مصدقہ دو نمبر ایچ ٹی وی کے لائسنسز بنا رہے ہیں kindly آپ اس پر کیا SOPs بنائیں گے اور کیا ایکشن لیں گے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک لائسنس برانچ سے متعلق کہ کرپشن سے متعلق کوئی درخواستیں تھیں یا کیسز pending ہیں اس میں جواب اور دیا گیا ہے کہ لائسنس برانچ کے متعلق کوئی بھی inquiry محکمہ انٹی کرپشن میں نہ ہے یہ ہم نے categorically جواب دیا ہے۔ جو سرگودھا میں ہمارا licensing centre ہے اُس کو اپ گریڈ کرنے کے متعلق جو معزز ممبر نے سفارشات یا تجاویز دی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے interest میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی اور اُس کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز منسٹر صاحب! انہوں نے SOPs پوچھے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ایچ ٹی وی والی جو میں نے آپ کو request کی ہے ہمارے لوکل اخبار میں ایک سقم چل رہا ہے کہ duplicate نام تبدیل کر کے License number is the same but the name is different with the photograph اُس کے اوپر بھی kindly تھوڑا سا ایکشن لیں تو I will be really grateful.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر ایکشن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس بات کی معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے متعلق انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟ چلیں پوچھ لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عام ڈرائیور ٹیسٹ دینے کے لئے جاتے ہیں تو وہ غریب آدمی ہوتا ہے کوئی نوکری لینے کے لئے جب وہ لائسنس بنوانے کے لئے جاتا ہے تو جب ٹیسٹ ہوتا ہے یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنا ٹرک یا بس لے کر آئیں یہ حکومت نے arrange کرنا ہوتا ہے انہوں نے گاڑی provide کرنا ہوتی ہے تو ایک غریب آدمی اپنی گاڑی کیسے لا سکتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کوئی لائسنس ایشو کرنے سے پہلے کوئی ٹریننگ کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو انہوں نے فرمایا کہ جو ڈرائیور لائسنس جاری کرنے کے لئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے وہ وہیکل گورنمنٹ مہیا کرے تو اس سلسلے میں ان کی تجویز پر انشاء اللہ تعالیٰ غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اس وقت کیا اقدامات کر رہی ہے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لائسنسز کے اجراء کے سلسلے میں بہت احتیاط برتی جاتی ہے اور کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ کسی ایسے بندے کو لائسنس جاری نہ کیا جائے کہ جو کل انسانی جانوں سے کھیلنے کا مرتکب ہو سکے۔ جو باقاعدہ SOPs develop کی گئی ہے وہ ایک نہیں ہماری تین SOPs ہیں تینوں SOPs کی کاپی میرے پاس موجود ہے اگر کوئی معزز ممبر اُس میں کوئی contribute کرنا چاہتا ہے تو ہم اُس سسٹم کو بہتر بنانا چاہتے ہیں اگر آپ کی تجویز آئے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے ہر اقدام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں آپ تجویز دے دیں۔ جی، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 229 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*229: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت میسر کرنے کے لئے حکومت نے صوبہ کی چار جیلوں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں فیملی رومز تعمیر کروائے ہیں اگر یہ درست ہے تو کیا مذکورہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن قیدیوں کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو انہیں سال میں تین مرتبہ اپنی بیوی سے ملاقات کا حق دیا گیا ہے اگر درست ہے تو لاہور ریجن کی جیلوں کے کتنے قیدیوں کو جنوری 2017 سے آج تک یہ حق دیا گیا ہے جیل وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر کی باقی ماندہ جیلوں میں بھی فیملی رومز تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ جیلوں میں مقید اسیران کو conjugal rights کی سہولت دینے کے لئے حکومت نے صوبہ کی چار جیلیں جن میں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں۔ یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں اس لئے سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) پنجاب پریژن رولز 1978 کے رول نمبر A-545 کے تحت ایسا قیدی جس کی سزا پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو تو اس کو بیوی سے سال میں تین مرتبہ ملاقات کا حق دیا گیا ہے اور اس دوران ان کا بچہ جس کی عمر چھ سال سے کم ہو وہ بھی ساتھ رہ سکتا ہے۔

مزید یہ کہ ابھی تک صوبہ پنجاب کی چار جیلوں میں یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں۔ البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات کا طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہے اور اس کے بعد ملاقات کی اجازت دی جائے گی۔

(ج) اس ضمن میں پنجاب کی فی الحال چار جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں اور ان فیملی رومز کے functional ہونے کے SOPs بنائے جا چکے ہیں۔ حتمی منظوری کے بعد یہ فیملی رومز باقاعدہ طور پر چلائے جائیں گے۔ اس تجربہ کے بعد پنجاب کی باقی ماندہ جیلوں پر اسی طرز کے فیملی رومز تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جو جواب ہے اس کے دوسرے حصہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ مزید یہ کہ ابھی تک صوبہ پنجاب کی چار جیلوں میں یہ فیملی رومز functional نہ ہوئے ہیں۔ البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات کا طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہے اور اس کے بعد ملاقات کی اجازت دی جائے گی۔ اسی سوال کے جز (ج) میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس ضمن میں پنجاب کی فی الحال چار جیلوں میں فیملی رومز تعمیر کروائے گئے ہیں اور ان فیملی رومز کے functional ہونے کے SOPs بنائے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے کہہ رہے ہیں کہ نہیں بنائے گئے بعد میں خود ہی فرما رہے ہیں کہ بنائے گئے ہیں۔ اس میں سے کس جواب کو درست مانا جائے، کیا انہوں نے House کا privilege breach نہیں کیا؟ محکمہ اس کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے کہ اس سوال کا جواب معزز ایوان میں جانا ہے لہذا اس پر غور و خوض کرکے جواب تیار کرے۔ یہ تو House کا privilege breach کرنے کے مترادف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی چار جیلوں میں یہ rooms بنائے گئے ہیں جن میں سے تین جیلوں میں complete ہو چکے ہیں اور ایک جیل راولپنڈی میں ابھی complete ہونا باقی ہے۔ جونہی راولپنڈی جیل میں complete ہو جائیں گے تو انشاء اللہ اس کے SOPs تیار کرکے مقید اسیران کو conjugal rights دے دیئے جائیں

گے اس کے لئے ہم نے مورخہ 04-12-2018 کو محکمہ ہوم سیکرٹری کو لیٹر بھی ارسال کر دیا ہے میرے پاس اس کی کاپی موجود ہے اگر معزز ممبر لینا چاہیں تو میں انہیں مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چونکہ آپ custodian of the House ہیں تو بلاشبہ اس معزز ہاؤس کے privilege کا خیال کرنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ آپ ہی کے کاندھوں پر آتی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے تاریخ وصولی جواب 11-دسمبر 2018 انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ تین جیلوں کے SOPs بن چکے ہیں مجھے بتایا جائے کہ وہ کب بنے ہیں، کیا یہ 11-دسمبر 2018 سے پہلے بنے ہیں، اگر پہلے بنے ہیں تو پھر یہ جواب غلط ہو گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر سن نہیں سکے۔ میں نے SOPs نہیں کہا بلکہ rooms کہا ہے کہ تین جیلوں میں rooms complete ہو چکے ہیں اور راولپنڈی جیل میں ہونا باقی ہے۔ جب وہ complete ہو جائیں گے پھر ہم چاروں جیلوں میں اسے start کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ فیصلہ بھی آپ نے ہی کرنا ہے کہ کس نے سنا ہے کس نے نہیں سنا ہے۔ انہوں نے خود ہی فرمایا ہے کہ چار جیلوں میں rooms مکمل ہو چکے ہیں۔ جو یہاں لکھا ہوا ہے میں وہ بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ figure چیک کریں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ چار جیلوں سنٹرل جیل ملتان، سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی میں family rooms تعمیر کروائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ کب تعمیر ہوئے ہیں؟ یہ تو آج کی بات کر رہے ہیں کہ تین ہوئے ہیں اور جواب میں ارشاد فرما رہے ہیں کہ چار ہوئے ہیں۔ یہ تو ساری contradiction ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا اپنے figures چیک کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!میں نے figures چیک کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ کے پاس figures کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!یہی ہیں کہ family rooms تعمیر کروائے گئے ہیں۔میں بالکل اپنی statement پر قائم ہوں کہ تین جیلوں میں complete ہو چکے ہیں، جو راولپنڈی جیل ہے اس میں 75 فیصد کام ہو چکا ہے اور صرف 25 فیصد رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!کیا ابھی تک وہ functional نہیں ہوئے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):جناب سپیکر!جی، ابھی تک وہ functional نہیں ہوئے۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!میں تو point out کر رہا ہوں۔گزارش یہ ہے کہ میرے ضمنی سوال کا جواب ابھی تک بھی نہیں آیا۔جو میں نے point out کیا وہ یہ ہے کہ جز(ب) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ البتہ اس کے SOPs برائے ملاقات، طریق کار وغیرہ طے کرنا باقی ہیں یعنی کہ rooms functional ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:functional نہیں ہوئے۔ابھی منسٹر صاحب نے یہی کہا ہے کہ یہ functional نہیں ہوئے۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!یہ دو جگہوں پر غلط ہوا ہے اب اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کیا یہ سوال کمیٹی کو refer کرنا ہے یا نہیں؟یہ آپ کی discretion ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کیا آپ کے تمام سوالات ہی کمیٹی کو refer کر دیں؟

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!میں نے تو request ہی کرنی ہے فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے۔آپ دیکھ لیں اگر یہ بنتا ہے تو کر دیں اگر نہیں بنتا تو نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:یہ نہیں بنتا۔

چودھری اشرف علی:جناب سپیکر!اس میں غلط بیانی ہے۔یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ SOPs final ہو چکے ہیں اور خود ہی فرما رہے ہیں کہ SOPs final نہیں ہوئے۔پھر خود ہی فرما رہے ہیں کہ چار جیلوں میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ چار جیلوں کی منظوری دی گئی تھی۔۔۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے یہ وہ بھی تو پڑھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ان کو بات تو کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کی history اس طرح سے ہے کہ آج سے کئی سال پہلے جب چیف جسٹس افتخار حسین صاحب نے راولپنڈی جیل کا visit کیا تو انہوں نے فوری طور پر سپریم کورٹ کی طرف سے آرڈر جاری کئے کہ بڑی سنٹرل جیلوں میں اسیران کو conjugal rights دیئے جائیں۔ اس طرح چار جیلوں کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے تین جیلوں کے rooms complete ہو چکے ہیں اور چوتھی راولپنڈی جیل میں ابھی 25 فیصد کام باقی رہتا ہے۔ اس کے باوجود ہم نے مورخہ 04-12-2018 کو لیٹر نمبر 86481 ہوم سیکرٹری کو SOPs بنانے کے لئے ارسال کر دیا ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں تو میں انہیں اس لیٹر کی کاپی بھی فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال اکبر صاحب!

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! معزز ممبر چودھری اشرف علی اور منسٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں اس ضمن میں، میں صرف آپ کے لئے ایک بات کہنا چاہوں گا۔ پہلے بھی یہاں پر بہت سارے ایسے سوالات آئے ہیں جن کا جواب کچھ دیا جاتا ہے اور لکھا کچھ اور ہوتا ہے۔ یہاں پر بھی جو بات معزز وزیر کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب بلال اکبر خان: جناب سپیکر! میرا یہی سوال ہے کہ یہاں پر لکھا گیا ہے کہ SOPs بنائے جا چکے ہیں اور ایک دفعہ لکھا ہے کہ SOPs نہیں بنے۔ ہمیں اس پر clarity نہیں ہو رہی ہے۔ یہ بار بار یہی بتا رہے ہیں کہ کمرے تیار ہو رہے ہیں حالانکہ یہاں SOPs کی بات ہو رہی ہے کمروں کی بات تو ہو نہیں رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو بڑی detail سے بتادیا ہے کہ تین complete ہو چکے ہیں اور راولپنڈی جیل میں ابھی 25 فیصد کام مکمل نہیں ہوا۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 333 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: جھانگی والا روڈ پر مسجد شہید کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*333: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور جھانگی والا روڈ موضع گوٹھ لشکری پر واقع ایک سو سال سے زائد واقع مسجد کو شہید کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس مسجد کو گرانے سے قبل محکمہ ہذا یا دیگر کسی ایجنسی، ادارے یا افسر کی طرف سے اس کو شہید کرنے کا نوٹس جاری ہوا تھا تو اس کی نقل فراہم کریں نیز اس مسجد کو شہید کرنے کی وجوہات بتائیں اور اس کے ذمہ داران کون ہیں، ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لشکری گوٹھ جھانگی والا روڈ بہاولپور پر محمد اسلم عباسی کے زرعی رقبہ برلب سٹرک واقع تقریباً 2/3 مرلے پر دربار شیر شاہ اور اس کے ساتھ ملحقہ پختہ اینٹوں کی چار دیواری دے کر نماز پڑھنے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی۔ ملزمان محمد اسلم عباسی اور اعجاز رامے نے باہم مشورہ ہو کر بذریعہ ایکسکیویٹر اور ٹریکٹر ٹرالی سے مسجد کو شہید کر دیا۔

(ب) مسجد متذکرہ بالا کو شہید کرنے کے لئے کسی ایجنسی یا ادارے یا افسر کی طرف سے کوئی نوٹس جاری نہ ہوا تھا بلکہ محمد اسلم عباسی نے اپنا زرعی رقبہ اعجاز رامے کو ہاؤسنگ سکیم کے لئے فروخت کر دیا۔ تاہم مقامی پولیس نے محمد یونس ولد محمد طفیل سکنہ لشکری گوٹھ کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 142/18 مورخہ 16.07.18 بجرم 34/427/448/295 ت پ تھانہ صدر بہاولپور برخلاف محمد اکرم عباسی ولد الہیٰ بخش قوم عباسی سکنہ گوٹھ لشکری اور محمد اعجاز رامے سکنہ علامہ اقبال ٹاؤن جھانگی والا روڈ بہاولپور و دیگر 8/9 کس نامعلوم الاسم ملزمان درج رجسٹر ہوا، مقامی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے موقع سے ایکسکیویٹر اور ٹریکٹر ٹرالی کو قبضہ پولیس میں لیا۔ دوران تفتیش بمطابق ریونیو ریکارڈ مسجد

شیر شاہ بخاری پراونشل ہائی وے کی ملکیتی ایک مرلہ اور محمد اسلم عباسی کی ملکیتی دو مرلے پر تعمیر شدہ تھی جو مستقبل قریب میں جھانگی والا روڈ ون وے ہونے کے دوران شہید ہونے کا اندیشہ تھا۔ محمد اکرم عباسی کے بھائی محمد اسلم نے پرانی مسجد شہید کروا کر اپنی ملکیتی زمین میں رقبہ 6½ مرلے مسجد کے نام انتقال کروادیا ہے، ملزمان محمد اکرم عباسی اور محمد اعجاز رامے نے بعدالت جناب ASJ صاحب بہاولپور سے اپنی عبوری ضمانتیں کروالیں اور شامل تفتیش ہوئے ہر دو فریقین کے مابین بلمشافہ گفتگو کرائی گئی دونوں فریقین کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دے کر فیصلہ کیا گیا کہ 6½ مرلہ کی نئی مسجد تعمیر کی جائے کمیٹی کے فیصلہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے 6½ مرلہ کی خوبصورت پختہ اینٹوں سے مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ مسجد شہید کرنے کا معاملہ تشکیل دی گئی کمیٹی، مدعی مقدمہ الزام علیہان کے مطابق ختم ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! مجھے جز (الف) میں بڑا گھما پھرا کر جواب دیا گیا ہے کہ دربار شیر شاہ اور اس کے ساتھ ملحقہ پختہ اینٹوں کی چار دیواری دے کر نماز پڑھنے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی حالانکہ یہ مسجد جو شہید کی گئی ہے یہ سو سالہ پرانی مسجد تھی جہاں پر پانچ وقت اذان دی جاتی تھی اور ہر روز صبح کے وقت چھوٹے بچے آکر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ اس میں بڑا گھما پھرا کر کہا گیا ہے کہ یہ جگہ مختص کی ہوئی تھی جبکہ یہ سو سالہ قدیمی مسجد تھی جس کو شہید کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ سو سالہ پرانی مسجد تھی اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ مسجد کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی۔ انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ excavator اور ٹریکٹر ٹرالی کو پولیس نے قبضہ میں لیا ہے۔ اگر محکمے نے excavator کی سپرداری کرائی ہے تو وہ مجھے دکھادی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میرے معزز بھائی کو پورے حقائق کا شاید علم نہیں ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ یہ ایک مسجد تھی جسے باقاعدہ شہید کیا گیا۔ اسے کسی گورنمنٹ کے ادارے

نے شہید نہیں کیا بلکہ کسی پرائیویٹ پارٹی نے شہید کیا تھا۔ ان کے خلاف باقاعدہ مقدمہ درج ہوا، انہیں گرفتار کیا گیا اور قانونی کارروائی کی گئی۔ اس کے بعد اہلیان علاقہ نے متفق ہو کر ایک جرگہ ترتیب دیا جس نے یہ طے کیا کہ اس مسجد کو دوبارہ تعمیر ہونا چاہئے اور پھر وہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوئی۔ جرگے کا فیصلہ میرے پاس موجود ہے، جو سٹیمپ پیپر پر agreement کیا گیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے اور وہاں پر مسجد دوبارہ تعمیر ہو چکی ہے اس کی تصاویر بھی میرے پاس موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ یہ سب کچھ منسٹر صاحب سے لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس تصاویر موجود ہیں، agreement موجود ہے اور سٹیمپ پیپر بھی موجود ہے۔ اب یہ معاملہ وہاں پر ختم ہو چکا ہے اور as such کوئی tension نہیں ہے۔ مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کی تصاویر میں آپ کو پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرے پاس محکمہ مال کی رپورٹ موجود ہے اگر لاء منسٹر کے پاس نہیں ہے تو میں ان کو provide کر دیتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں اس کو پڑھ کر سنا دوں؟ اس میں لکھا ہوا ہے کہ حسب الحکم جناب ریونیو آفیسر، سرکل جھانگی والا 31-07-2018 موقع پر پہنچا۔ مسجد شریف شیر شاہ بخاری واقع تھی جو کہ شہید ہو چکی ہے۔ روڈ جھانگی والا کی پیمائش کی گئی۔ خسرہ مذکورہ میں مسجد شریف واقع جزوی بجانب جنوب مالکیہ مالکان محمد اسلم وغیرہ موجود تھے۔ بقیہ مسجد مالکیہ پراونشل ہائی وے جھانگی والا روڈ میں تعمیر شدہ تھی اور خسرہ نمبر پراونشل ہائی وے کی ملکیت 2 کنال 11 مرلے ہے اور باقی رقبہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! sorry میں interrupt کر رہا ہوں۔ کیا یہ مسجد شہید ہونے سے پہلے کی رپورٹ ہے؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! نہیں، یہ بعد کی رپورٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کب کی رپورٹ ہے اس میں date لکھی ہو گی۔ آپ وہ ذرا date بتا دیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ تاریخ 05-08-2018 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بتائیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ 2 کنال 11 مرلے زمین پراونشل ہائی وے کی تھی تو یہ مسجد اس پراونشل ہائی وے کی زمین پر تعمیر تھی۔ یہ پراونشل ہائی وے کی پراپرٹی تھی.It is not the property of any person

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ پراونشل ہائی وے کی پراپرٹی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر issue یہ تھا، وہاں پر ایک مسجد بنی ہوئی تھی اور اس مسجد کو demolish کر دیا گیا۔ جن لوگوں نے مسجد کو demolish کیا ان کے خلاف پرچہ درج ہوا اور انہیں گرفتار کیا گیا۔ اس کے بعد اہل علاقہ نے ایک جرگہ تشکیل دیا اور اس جرگہ نے باقاعدہ اس معاملے کو حل کرنے کے لئے مسجد کی دوبارہ تعمیر کا فیصلہ کیا۔ اس جرگہ کی رپورٹ بھی موجود ہے، جو اشٹام پیپر پر agreement ہوا وہ بھی موجود ہے اور مسجد کی تصاویر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف معزز ممبر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب ان کا issue کیا ہے؟ مسجد شہید ہوئی اور جنہوں نے شہید کی ان کے خلاف کارروائی ہوئی۔ اب مسجد دوبارہ تعمیر ہو گئی اور اہل علاقہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آج بھی مسجد وہاں پر موجود ہے، لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور اس سے استفادہ کر رہے ہیں لیکن اس وقت issue کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جگہ جس کی بھی تھی ایک غلط کام ہوا، غلط کام کو درست کر لیا گیا اور علاقے میں جو ایک tension تھی وہ ختم ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! منسٹر صاحب نے detail بتا دی ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! یہ ایف آئی آر 142/18 جو درج ہوئی ہے۔ اس میں مدعی یا ملزمان میں جو بھی طے ہوا، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اس ایف آئی آر کا مدعی بہاولپور کا ہر باشعور شہری ہے اور اس ایف آئی آر کا مدعی ہر مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو private persons تھے انہوں نے یہ مسجد شہید کر دی۔

جناب سپیکر! میں نے facts کے ساتھ detail دی ہے کہ یہ پراونشل ہائی وے کی زمین تھی اور اس زمین پر مسجد تعمیر تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے details provide کر دی ہیں۔ اگر آپ details لینا چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان سے details لے لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری ایک دوسری request ہے کہ اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو بہاولپور میں اس جگہ کا visit کرلے کہ آیا یہاں پر مسجد تھی یا نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر کمیٹی تشکیل نہیں دی جا سکتی۔ آپ کے پاس details میں answer آ چکا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اس وقت تک وہاں پر کوئی مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس میں کوئی اذان ہوئی اور نہ ہی اس مسجد میں کسی نے نماز پڑھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ categorically بتا دیں یہ چاہتے کیا ہیں؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ اس مسجد کو دوبارہ demolish کر دیا جائے۔ جب ایک issue جو مذہبی issue تھا وہ ختم ہو گیا ہے تو آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس tension کو ختم کریں اور بجائے اس کو ختم کرنے کے آپ اس کو اور رنگ دے رہے ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ پراونشل ہائی وے کی زمین تھی، یہ کسی کی پراپرٹی نہیں تھی اور مسجد کو شہید کرنے کا کسی کو کیا حق پہنچتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے detail پوری دے دی ہے۔ اگر آپ details چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور details لے لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! وہاں پر مسجد نہیں بنی، وہاں پر کوئی مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ اگر مسجد تعمیر ہوئی ہے تو یہ مجھے بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly ان کو پکچر دے دیں۔ ملک صاحب! آپ آ جائیں، آپ پکچر لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل اور ہائی سکیورٹی جیل میں موجود طبی سہولیات و دیگر تفصیلات

*348: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں ہسپتال موجود ہے تو کتنی کلاسز پر موجود ہے، کیا اس میں (اے) اور (بی) کلاس کی کیٹیگری کے اسیران کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا ہسپتال ہذا میں (اے) کلاس، (بی) کلاس کیٹیگری کے اسیران سے ماہانہ کچھ رقم وصول کی جاتی ہے یا ان اسیران کو سرکاری کھاتہ سے مفت علاج کیا جاتا ہے اگر ہاں تو ان پر سالانہ کتنی لاگت آتی ہے وہاں پر کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں تمام طبی سہولیات و ادویات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی پریژن میں موجود طبی سہولیات کو مزید بہتر بنانے اور سہولیات کی فراہمی کے لئے بہتر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں 48 بیڈز وار 14 سیپرٹ سیلز پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جس میں کسی قسم کی کلاسز کی تفریق موجود نہ ہے۔ ہسپتال میں (اے) اور (بی) کلاس کی کیٹیگری کا اسیر داخل ہے اور نہ ہی ایسی کوئی سہولت موجود ہے۔ موجودہ ہسپتال دو وارڈز (rehabilitation A) جس میں نئے آنے والے منشیات کے عادی مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور B وارڈ میں متفرق مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور سیپرٹ سیلز میں ذہنی مریض اور وبائی امراض میں مبتلا مریضوں کو داخل کر کے علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال ایک حساس ادارہ ہے جہاں پر (اے) یا (بی) کلاس کے قیدیان کو رکھنے کی کوئی سہولت میسر نہ ہے۔ صرف ہائی پروفائل دہشتگرد اسیران جن کا تعلق مختلف کالعدم تنظیموں سے ہے، رکھے جاتے ہیں اور بارہ بستروں کا ہسپتال ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال کے ہسپتال میں کلاس A اور B کا کوئی اسیر داخل نہ ہے جبکہ اس کلاس کا کوئی مریض داخل ہی نہیں تو ان سے رقم وصولی کا جواز ہی نہیں بنتا اور نہ ہی کسی قسم کے سرکاری کھاتہ سے مفت علاج معالجہ اور طبی سہولیات کا جواز بنتا ہے بلکہ اس کے

برعکس سنٹرل جیل ساہیوال کے ہسپتال میں میرٹ پر مستحق مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال میں تمام ہائی پروفائل اسیران مقید ہیں ان کو طبی سہولیات سرکاری کھاتہ سے مہیا کی جاتی ہیں۔ پریژن ہذا پر ECG مشین، لیبارٹری، USG، ڈینٹل چیئر میسر ہے۔ ایک میڈیکل آفیسر مستقل بنیادوں پر تعینات ہے جبکہ وقتاً فوقتاً ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال سے کنسلٹنٹس ڈاکٹر visit کرتے ہیں اور ہائی پروفائل اسیران کا معائنہ کرتے ہیں۔ مزید برآں ادویات کا مناسب سٹاک بھی موجود ہے۔

(ج)

1۔ سنٹرل جیل ساہیوال میں کلینیکل لیبارٹری موجود ہے جس میں اسیران کے لیبارٹری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

2۔ ڈینٹل روم موجود ہے جس میں ڈینٹل یونٹ انسٹال ہے اور فنکشنل ہے۔ محکمہ صحت ساہیوال کی جانب سے ڈینٹل سرجن ہفتہ میں تین دن visit کرتا ہے اور اسیران کا دانتوں کے متعلق علاج کیا جاتا ہے۔

3۔ ایکسرے روم موجود ہے اور ایکسرے مشین کے لئے مجاز اتھارٹی کو لکھ دیا گیا ہے۔

ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال میں ہائی پروفائل اسیران کو چونکہ پریژن ہذا سے برائے تشخیص (جیساکہ MRI, X-ray) یا بغرض علاج آپریشن ڈی ایچ کیو یا دیگر tertiary care ہسپتالوں میں منتقل کرنے کی ضرورت گاہے بگاہے پڑتی رہتی ہے جس کے لئے مجاز اتھارٹی سے باقاعدہ طریق کار کے مطابق اجازت لی جاتی ہے مگر چونکہ خطرناک اسیران کی مختلف ہسپتالوں میں منتقلی ایک بہت بڑا سکیورٹی رسک ہوتا ہے اور سرکاری خزانے پر اضافی سکیورٹی کا بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے اس لئے ادارہ ہذا نے اندرون پریژن ہسپتال میں ڈی ایچ کیو کی سطح کا (Diagnostic Centre) اور آپریشن تھیٹر قائم کرنے کی سکیم بحوالہ دفتر ہذا لیٹر نمبر 1323 مورخہ 13.02.2017 اور نمبر 2876 مورخہ 27.02.2018 کے تحت مجاز اتھارٹی کو بھجوائی ہے اور اس ضمن میں Rough Cost Estimate & PC-1 برائے آپریشن تھیٹر ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال، ڈپٹی انسپکٹر جنرل ساہیوال ریجن، ساہیوال بحوالہ چٹھی نمبری 4780 مورخہ 10.04.2018 کے تحت ارسال کیا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے concerned Minister سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سنٹرل جیل ساہیوال اور ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں اس وقت کتنے اسیران موجود ہیں اور ان کے لئے ڈاکٹرز کتنے موجود ہیں اور پیرامیڈکس کتنے موجود ہیں یہ بتا دیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ میرے پاس پورے پنجاب کا پروفارما ہے اور وہ میں ان کو بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے آپ سے صرف ساہیوال کے بارے میں پوچھا ہے۔ آپ specific ساہیوال کے بارے میں بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال میں 601 اسیران ہیں اور سنٹرل جیل ساہیوال میں 1985 اسیران موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! اگلا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، اسی میں ہے اور میں نے پوچھا تھا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اپنا دل وڈا کر لو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تہاڈا اتنا وڈا دل اے تسی ناں سوڑا کر یا کرو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! No, cross talk.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نال میرا چلدا رہندہ اے، کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ continue کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے وہی ضمنی سوال عرض کیا تھا اور آپ نے سنا ہے۔ اب میں دوبارہ repeat کر دیتا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ کتنے اسیران ہیں، ان کے لئے کتنے ڈاکٹرز available ہیں اور کتنا پیرامیڈکس سٹاف موجود ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محرک ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس سٹاف کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے تو اسیران 601 اور 1950 ہیں۔ اسی ratio سے جتنے ڈاکٹرز required ہیں وہاں پر موجود ہیں۔ پیرامیڈکل سٹاف اور even یہاں پر ضرورت کے مطابق ڈی ایچ کیو سے specialist بھی ہر week کے بعد باقاعدہ جیل کا visit کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ریگولر visit کرتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، ریگولر اور weekly visit کرتے ہیں۔ میری معزز ممبر سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ کو اس حوالے سے کوئی شکایت آئی ہے تو وہ mention کر دیں اور میں وہ دور کراتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ ملک صاحب! کوئی شکایت ہے؟ منسٹر صاحب نے on the floor of the House کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں لیکن میرا سوال وہی ہے اور پہلا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے ڈاکٹرز کا تو بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے، آپ ہمارے بڑے میرٹ والے سپیکر ہیں اور ہمارے معزز ممبر اور بھائی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے عرض یہ کیا ہے کہ جو یہ ratio اپنے تک رکھے ہوئے ہیں وہ ratio بتائیں ناں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی ratio؟ ڈاکٹر کی ratio؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ مریضوں کے حساب سے ratio ہے۔ اب ratio کیا ہے مجھے کیا پتا؟ میں نے simple question کیا ہے کہ کتنا سٹاف posted ہے، کتنے ڈاکٹرز available ہیں، کتنا پیرامیڈکس سٹاف ہے، نرسیں کتنی ہیں اور ڈسپنسرز کتنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! kindly آپ بتا دیں کہ ادھر ڈاکٹرز کتنے ہیں اور دوسرا سٹاف کتنا ہے؟ آپ تھوڑی سی detail دے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دو ڈاکٹرز ہیں، دو نرسیں ہیں اور ایک اردلی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! شکریہ۔ جی، ملک صاحب! Are you satisfied or not?

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ ابھی تو بات شروع ہوئی ہے۔ اب آپ منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ یہ کون سی ratio ہے کہ 1950 اور 601 جو کہ تقریباً 2500 سے زیادہ اسیران بنتے ہیں اور ان پر صرف دو ڈاکٹرز ہیں۔ can you imagine? تو اب یہ ratio کیا ہے اور کیا معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس میں تھوڑا سا بتا دیں کہ پالیسی کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں explain کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1950 اسیران ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ سارے کے سارے بیمار ہیں۔ اس میں دو دن پہلے کی رپورٹ ہے، اس ratio کے مطابق 110 مریض ہسپتال میں چیک کئے گئے ہیں اور Two hundred something Central Jail میں چیک کئے گئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ 1950 اسیران بیمار ہیں اور 1950 اسیران کے لئے ہر وقت ایک ڈاکٹر چاہئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik sb! I hope, you satisfied, now.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات سے agree نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب صبح ہاؤس میں آتے ہیں جب ہمارا اجلاس ہوتا ہے، اللہ کا کرم ہے ہم 371 لوگ ہیں اور الحمد للہ ہم سب تندرست ہیں اور چل کر آتے ہیں لیکن ہمارے لئے پورا سٹاف موجود ہے۔ لیڈی ڈاکٹر موجود ہے پیرا میڈیکس بھی موجود ہیں۔ یہاں 371 لوگوں کے لئے دو ڈاکٹر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس لئے کہ آپ وی آئی پی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں ڈاکٹر بہت کم ہیں کیا یہ ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟ میں ایک اور بات کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں انہوں نے لکھا ہے کہ طبی سہولیات سرکاری کھاتہ سے مہیا کی جاتی ہیں اور محکمہ صحت ساہیوال کی جانب سے ایک ڈینٹل سرجن پورے ہفتے میں تین دفعہ visit کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی ایسا SOP بنائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوئی ایسا SOP بنالیں اور ملک صاحب جو بتا رہے ہیں ان کے لئے منسٹری کی طرف سے جتنا کر سکتے ہیں kindly ان کی take care کرلیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ ڈاکٹر first aid کے لئے ہیں۔ پنجاب کی ہر جیل کی متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال کے ساتھ affiliation ہے جونہی کوئی ایمرجنسی سمجھی جاتی ہے یا کوئی مریض serious ہو تو اسے فوری ڈی ایچ کیو ہسپتال میں shift کر دیا جاتا ہے اور ہر جیل میں ایمبولینسز کھڑی ہیں اور یہ ڈاکٹر تو first aid کے لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایمبولینسز کھڑی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی ہر جیل میں ایمبولینسز کھڑی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے خود جیلیں visit کی ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے خود چار جیلوں کا visit کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ادھر ایمبولینسز موجود ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، موجود ہیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Sure?

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل sure، ملک صاحب ساہیوال کی دونوں جیلوں سے verify کر سکتے ہیں کہ دونوں جیلوں میں ایمبولینسز موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ملک صاحب کو visit کروادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ جا کر visit کر لیں لیکن خرچہ آپ برداشت کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی دعوت کروں گا اور ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی فرما کر اسے seriously take up کر لیں۔ آپ کہتے ہیں satisfied تو I am satisfied لیکن یہ بڑا اہم سوال ہے اور یہ ان لوگوں سے متعلقہ ہے جو بے چارے اپنا concerned سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا جو بھی ان کا افسر ہوتا ہے اس کے خلاف شکایت نہیں کر سکتے۔ ان کا تو گارڈ انچارج بھی بہت بڑا افسر ہوتا ہے وہ اس کے خلاف بھی شکایت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جواب میں خود لکھا ہے کہ جب مریض بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لئے انہیں اجازت لینا پڑتی ہے اور باقی سارا کچھ بھی کرنا پڑتا ہے جس کے لئے وقت required ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے اس لئے میں اگلے سوال پر جا رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے tertiary care کے لئے جیل حکام کو ایک PC-I بھیجا ہوا ہے جس میں MRI اور ایکسرے مشین کے لئے لکھا ہوا ہے۔ کیا یہ دونوں مشینیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اپنا سوال دُہرا دیتا ہوں کہ MRI اور ایکسرے مشین کے لئے ان کا PC-I منظور شدہ ہے کیا یہ دونوں مشینیں دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک یہ مشینیں دے دیں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہیپاٹائٹس ایک عام مرض ہے کیا اسے diagnose کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سسٹم موجود ہے؟ کیا وہاں ہسپتال میں ان کے پاس ہیپاٹائٹس سی کی ادویات موجود ہیں؟ وزیر صاحب دونوں باتیں بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ہیلتھ سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیل میں محکمہ جیل خانہ جات نے ادویات وغیرہ مہیا کرنا ہوتی ہیں اور diagnose بھی انہوں نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہیپاٹائٹس diagnose کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سسٹم ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ان کا بڑا valid question ہے۔ ہیپاٹائٹس کے لئے ہمارے پاس ہر چیز موجود ہے اور اس کی ادویات بھی موجود ہیں بلکہ وہاں پر جتنے بھی ٹیسٹ کرائے جاتے ہیں ان کی مکمل لسٹ میرے پاس ہے اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! لسٹ لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جہاں تک ادویات کا تعلق ہے وہ صرف ہیپاٹائٹس کی نہیں بلکہ life save کرنے کے لئے 181 ادویات جیلوں میں موجود ہیں۔ ان کی لسٹ بھی میرے پاس موجود ہے اگر آپ حکم دیں تو وہ بھی میں معزز ممبر کو دے سکتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اب ٹائم نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری specific بات ہے میں آگے پیچھے نہیں جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ پورے پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ میں صرف ساہیوال کی بات کر رہا ہوں کہ کیا ساہیوال کی جیلوں میں ہیپاٹائٹس سی diagnose کرنے کے لئے کوئی آلہ موجود ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے اپنے PC-I میں MRI اور ایکسرے مشینوں کا موجود ہے اور انہوں نے خود admit کیا ہے کہ جب کسی مریض کے ساتھ اچانک کوئی

حادثہ ہو جاتا ہے اسے اچانک کوئی بیماری ہو جاتی ہے تو اس کی اجازت لیتے لیتے وہ اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ملک صاحب کو تفصیل دے دیں۔ ملک صاحب! ٹائم over ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے تو پھر مہربانی کر کے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اس کی تفصیل منسٹر صاحب سے لے لیں لیکن سوال pending نہیں ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کی تفصیل اسمبلی میں بیان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تفصیل لے کر بے شک اسمبلی میں lay کر دیں لیکن ابھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں ۔ منسٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 530 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی کے گردونواح میں بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات اور روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*530: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیرودھائی راولپنڈی کے گردونواح میں بچوں سے بدفعلی / زیادتی کے کیس سامنے آ رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان علاقہ کے مکین اپنے بچوں کے تحفظ کے لئے انتہائی پریشان ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرک ڈرائیور اور اوباش بچوں کو جنسی ہراسگی کا شکار کر رہے ہیں اور کئی افراد پیسوں کے عوض بھی بچوں سے جنسی مشقت لے رہے ہیں؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس طرح کے واقعات کے سدّباب اور روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سال رواں میں قبل ازیں مطابق ریکارڈ تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا ہے۔ اس ضمن میں کوئی بھی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے سر دست ایسے واقعات سامنے نہ آ رہے ہیں۔

(ب) اس نوعیت کی کوئی شکایت سامنے نہ آئی ہے۔

(ج) اس نوعیت کی کوئی شکایت سامنے نہ آئی ہے۔

(د) شکایت کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے قانون باقاعدہ تحفظ فراہم کرتا ہے مزید نگرانی جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں بھی اور نہیں بھی۔ آج کل ان تمام اڈوں پر ایسے کیسز ہو رہے ہیں کہ پیسوں کے عوض بچوں سے یہ جنسی مشقت لی جاتی ہے۔ میں specifically راولپنڈی کی بات نہیں کر رہی بلکہ پورے پنجاب میں یہی حالات ہیں۔ اس طرح کے کیسز اس وجہ سے بھی رپورٹ نہیں ہوتے کہ والدین اپنی عزت کی خاطر خاموش رہتے ہیں اور وہ اسی میں مصلحت سمجھتے ہیں۔ مجھ سے ذاتی طور پر تین ایسی فیملیوں نے رابطہ کیا ہے جو اس علاقے کی surrounding میں رہتی ہیں اور وہ اپنے بچوں کی سکیورٹی کے حوالے سے بہت پریشان ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ٹائم نہیں ہے لہٰذا آپ سوال کریں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہماری حکومت کا کوئی ایسی ٹیم یا کوئی ایسی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ ہے جو یہ سب مانیٹر کرے اور ہمیں ان جگہوں اور ان چیزوں کی نشاندہی روزانہ کی بنیاد پر ملتی جائے اور اس کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ ایک ضمنی سوال پڑھ رہیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! آخری سوال یہ ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے، کتنے کیسز کا فیصلہ ہوا، کتنے ملزمان کیفر کردار تک پہنچے اور کتنے ایسے کیسز تھے جو سفارش یا کسی اور وجہ سے خارج ہوئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا سوال صرف تھانہ پیرودھائی تک confine تھا لیکن اب یہ ضمنی سوال میں پورے پنجاب کا اور پانچ سالوں کا data پوچھ رہی ہیں لہٰذا اس کے لئے fresh question دے دیں تو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس کے لئے fresh question دے دیں۔ Now, the question hour is over. اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں بارڈر ملٹری پولیس سے متعلقہ تفصیلات

2: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے چند اضلاع میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان اضلاع کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، ہاں!

(ب) بارڈر ملٹری پولیس، ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور کے اضلاع میں موجود ہے اور کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس، ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور اس فورس کو اپنے اپنے ضلع میں کنٹرول کرتے ہیں۔

فیصل آباد شہر میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد اور وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

23: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) اس شہر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) اس شہر میں روزانہ کتنی چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی واردات ہوتی ہیں؟

(د) اس شہر میں بڑھتی ہوئی جرائم کی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت ان جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) فیصل آباد میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں۔

(ب) فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	سکیل	منظور
ڈی آئی جی	20	01
ایس ایس پی	19	02
ایس پی	18	07
اے ایس پی	17	03
ڈی ایس پی	17	20
ڈی ایس پی (لیگل)	17	04
انسپکٹر (لیگل)	16	17
انسپکٹر	16	90
سب انسپکٹر	14	395
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	11	728
ہیڈ کانسٹیبل	09	974
کانسٹیبل	07	6398

(ج) شہر میں روزمرہ کرائم کی شرح اوسط 6 مقدمات رابری جبکہ 9 مقدمات چوری کے درج ہوتے ہیں جب کہ اس کے علاوہ اوسط کرائم کی تعداد 82 روزمرہ ہے۔

(د) شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ کم نفری ہے، فیصل آباد شہر کی آبادی زیادہ اور پولیس کی نفری کم ہے جس کی وجہ سے روزمرہ کرائم میں اضافہ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب جرائم پر قابو پانے کے لئے پولیس افسران کے ساتھ میٹنگز کر رہی ہے جس میں کرائم کنٹرول کرنے کے حوالے سے جامع حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے کہ کرائم کی شرح کو کنٹرول کیا جا سکے، اس کے علاوہ حکومت پنجاب ضلع ہذا میں مزید نفری

بھرتی کرنے کی تجویز پر غور وفکر کر رہی ہے تاکہ نفری کی کمی کو پورا کر کے کرائم کی شرح کو کنٹرول کیا جاسکے۔

صوبہ میں قیدیوں کے لئے نئی جیلیں بنانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

29:جناب نصیر احمد:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ میں قیدیوں کی تعداد کے مد نظر نئی جیلیں بنانے کا کوئی پروگرام حکومت ترتیب دے رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف و ب)

جی،ہاں!صوبائی حکومت پنجاب کے مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دے چکی ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل نئی جیلیں آئندہ MTDF2018-22 پروگرام میں شامل کرنے کے لئے تجویز ارسال کر چکی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ	ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب
ڈسٹرکٹ جیل خوشاب	ڈسٹرکٹ جیل لاہور
ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی	ڈسٹرکٹ جیل چکوال

مزید برآں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے ایک سکیم کی منظوری ہوچکی ہے اور دو جوڈیشل لاک اپ پنڈی بھٹیاں اور سمندری پر کام جاری ہے جبکہ گوجرہ جوڈیشل لاک اپ کی بھی ڈیپارٹمنٹل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی سے منظوری ہو چکی ہے لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی کام شروع نہ ہو سکا۔ باقی جوڈیشل لاک اپ کے Rough Cost Estimate منگوائے جارہے ہیں۔

لاہور کی جیلوں میں قیدیوں سے موبائل فونز، سمز اور منشیات برآمد ہونے سے متعلقہ تفصیلات

32:چودھری اشرف علی:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کی جیلوں میں سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران قیدی اور حوالاتیوں سے کل کتنے موبائل فونز، سمز، منشیات اور دیگر ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں؟

(ب) کیا اس سلسلہ میں ذمہ داران سرکاری ملازمین کا تعین کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی نیز ذمہ داران سرکاری ملازمین کے نام اور عہدوں سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) جو اہلکاران ملوث پائے گئے وہ کب سے قیدیوں اور حوالاتیوں کو موبائل فونز، سمز اور منشیات وغیرہ سپلائی کر رہے تھے؟

(د) جن قیدیوں اور حوالاتیوں سے یہ ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر 17-2016 اور 18-2017 میں برآمد شدہ ممنوعہ اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے:

موبائل فونز=Nil سمز=01

منشیات= 150 نفر اسیران سے برآمد ہوئی۔

خود ساختہ کٹ=11 عدد میموری کارڈ=01 عدد نقد رقم=17 بار

سنٹرل جیل لاہور

جیل ہذا پر 17-2016 اور 18-2017 میں برآمد شدہ ممنوعہ اشیاء کی تفصیل درج ذیل ہے:

موبائل فونز=02 سمز=07 چارجر=01 عدد

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران اسیران سے برآمد ہونے والی ممنوعہ اشیاء جیل میں جنرل تلاشی کے دوران برآمد ہوئیں۔ جیل ہذا پر کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی نہ کرتا ہے۔ بلکہ اسیران تاریخ پیشی سے واپسی پر اپنے نازک اعضاء، پیٹ اور منہ میں منشیات چھپا کر اندرون جیل لاتے ہیں۔

سنٹرل جیل لاہور

جاوید اقبال وارڈر مورخہ 15.07.2017 کو مذکورہ ملازم کے چارج سے موبائل برآمد ہوا جس وجہ سے مذکورہ ملازم کو شوکاز نوٹس دیا گیا اور دو سال کی سالانہ ترقی بند کرنے کی سزا دی گئی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی کرنے میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

سنٹرل جیل لاہور

جیل ہذا پر سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کوئی بھی ملازم ممنوعہ اشیاء سپلائی کرنے میں ملوث نہ پایا گیا ہے۔

(د) سنٹرل جیل لاہور

وہ قیدی اور حوالاتی جن سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات تفصیل درج ذیل ہے:

(i) عظیم ولد عزیز الرحمٰن (حوالاتی) مقدمہ نمبر 223/14 جرم 7-ATA /POPA 121/122/148/149/13/20/65/4/5-ESA تھانہ وحدت کالونی سے مورخہ 09.09.2017 کو موبائل فون برآمد ہوا۔

(ii) ساجد ولد ارشاد (قیدی) مقدمہ نمبر 70/2012 جرم 302 ت پ تھانہ ستر ہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ 21.10.2018 کو موبائل فون برآمد ہوا۔02 سم۔

(I) سجاد ولد شیر محمد (حوالاتی) مقدمہ نمبر 1834/10 جرم 401 تھانہ گلبرک لاہور سے مورخہ 27.01.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(II) تنویر ولد حنیف (حوالاتی) مقدمہ نمبر 33/16 جرم 401 تھانہ شادمان لاہور سے مورخہ 06.02.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(III) رفیق ولد یعقوب (قیدی سزائے موت) مقدمہ نمبر 157/2008 بجرم 302/109/148/149/ATA(2) ت پ تھانہ راجہ جنگ قصور سے مورخہ 06.04.2017 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(IV) محبوب ولد بلوچ خان (حوالاتی) مقدمہ نمبر 919/18 بجرم 379/411 تھانہ کاہنہ لاہور سے مورخہ 14.05.2018 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(V) حسن رضا ولد سلیم (حوالاتی) مقدمہ 935/18 بجرم-394/411/337 F1-F2 گرین ٹاؤن لاہور سے مورخہ 04.07.2018 کو 01 سم برآمد ہوئی۔

(VI) جمیل ولد منیر (قیدی) مقدمہ نمبر 637/04 بجرم 302/34 تھانہ فیروزوالہ سے مورخہ 17.08.2016 کو 02 سم برآمد ہوئیں۔

03۔چارجر

(I) ظہیر ولد امین (قیدی) مقدمہ نمبر 286/2002 بجرم 7-ATA تھانہ نارووال سے مورخہ 05.06.2017 کو 01 چارجر برآمد ہوا۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور

وہ قیدی اور حوالاتی جن سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں ان کے نام اور مقدمات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور ریجن کی جیلوں کے نام اور اسیران سے متعلقہ تفصیلات

33: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ریجن کی جیلوں میں کتنے اسیران کی گنجائش ہے اور کتنے اسیران بند ہیں، جیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ جیلوں کے کل رقبہ، کورڈ ایریا اور نان کورڈ ایریا کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ جیلوں میں اس وقت کتنے اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں جیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اسیران کی تعداد کے لحاظ سے مذکورہ جیلوں کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ جیلوں میں اسیران کو دی جانے والی سہولتوں کے بارے میں جیل وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت لاہور ریجن میں سات جیلیں functional ہیں جس میں رکھنے کی گنجائش 9085 ہے جبکہ 14337 اسیران مقید ہیں۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	گنجائش	موجودہ مقید
سنٹرل جیل لاہور	2360	3757
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	1425	2723
ڈسٹرکٹ جیل قصور	596	994
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	2000	3055
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	982	1885
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	722	1544
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	1000	379

(ب) اس وقت لاہور ریجن کی سات جیلوں کا ٹوٹل رقبہ جس میں کورڈ ایریا اور نان کورڈ ایریا ہے۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	ٹوٹل رقبہ	کورڈ ایریا	نان کورڈ ایریا
سنٹرل جیل لاہور	62ایکڑ4کنال	43ایکڑ	19ایکڑ4کنال
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	40ایکڑ1کنال5مرلہ	40ایکڑکنال5مرلہ	--
ڈسٹرکٹ جیل قصور	32ایکڑ4کنال10مرلہ	23ایکڑ4کنال	8ایکڑ5کنال4مرلہ
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	30ایکڑ2.5کنال	30ایکڑ2.5کنال	--

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	155کنال08مرلہ	92کنال06مرلہ	63کنال 28مرلہ
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	19ایکڑ	13ایکڑ5کنال	05ایکڑ3کنال
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	52ایکڑ	28ایکڑ	24ایکڑ

(ج) لاہور ریجن کی سات جیلوں میں 5252 گنجائش سے زائد اسیران مقید ہیں۔ جو کہ 58 فیصد زائد ہیں۔ جیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

جیل	گنجائش سے زائد	فیصد اضافہ
سنٹرل جیل لاہور	1397	59%
سنٹرل جیل گوجرانوالہ	1298	91%
ڈسٹرکٹ جیل قصور	398	67%
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	1055	53%
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	903	92%
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	822	114%
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	621(-)	(-)62%

(د) جی، ہاں! حکومت ان جیلوں کی توسیع کے لئے ارادہ رکھتی ہے اور مندرجہ ذیل جیلوں میں گنجائش بڑھانے کے لئے کام ہو رہا ہے اور ہو چکا ہے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں ایک مکمل حصہ نئی جیل تعمیر کیا جا چکا ہے۔

سنٹرل جیل لاہور میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں بارکس اور سیلز زیر تعمیر ہیں۔

باقی مذکورہ جیلوں کے RCE برائے تعمیر بارکس اور سیلز منگوائے جا رہے ہیں۔

(ہ) مندرجہ ذیل جیلوں میں مختلف اقسام کی سہولیات میسر کی جاتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام جیل	سہولیات
سنٹرل جیل لاہور	اسیران کو شیڈول کے مطابق تین وقت کا کھانا، موسم گرما میں صاف ٹھنڈا اور فلٹر پانی اور گرمی سے بچاؤ کے لئے پنکھے، exhaust فین، ہوادار بارکیں اور سردی کے موسم میں کمبل، بارکوں میں پلاسٹک شیٹ لگائی جاتی ہے۔ مزید برآں خواتین وارڈ میں چارپائیاں اور گرمی میں ایئر کولر لگائے جاتے ہیں جبکہ سردی میں خواتین بارک میں ہیٹر لگائے جاتے ہیں۔ نادار حوالاتیوں میں کپڑے، جوتیاں، صابن، تیل وغیرہ بذریعہ مخیر حضرات اسیران میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اسیران کو مذہبی ایجوکیشن، ووکیشنل، technical ایجوکیشن بھی دی جاتی ہے جبکہ انڈور سپورٹس بھی کروائے جاتے ہیں۔ اسیران اپنے لواحقین سے جیل میں نصب PCO سے بات بھی کر سکتے ہیں۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ	اسیران کو تازہ اور معیاری خوراک مہیا کی جاتی ہے۔فلٹریشن پلانٹ کا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔ملاقات کی سہولت میسر ہے۔جیل میں لائبریری کی سہولت میسر ہے۔دینی اور دنیاوی تعلیم کی سہولت میسر ہے۔ٹیلی فون کے لئے PCO کی سہولت میسر ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل قصور	جیل میں اسیران کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی موسم گرما میں چیلرز کے ذریعہ سے ٹھنڈا پانی مہیا کیا جاتا ہے اور عام استعمال کے لئے موسم کے مطابق گرم اور ٹھنڈا پانی دستیاب ہوتا ہے۔اسیران کو سونے کے لئے کمبل اور دریاں فراہم کی جاتی ہیں۔نوعمر اسیران اور خواتین اسیران کو علیٰحدہ علیٰحدہ بلاکس میں مقید رکھا جاتا ہے جہاں پر دیگر کسی اسیر کی رسائی ممکن نہ ہے۔نوعمر اسیران کے لئے بہترین تعلیمی سہولیات اور غیر نصابی سرگرمیوں کے لئے indoor کھیلیں لڈو، کیرم بورڈ اور بیڈ منٹن اس کے علاوہ خبریں اور دیگر پروگرامز دیکھنے ٹیلی ویژن کی سہولت موجود ہے۔خواتین اسیران کو ایمبرائڈری اور کپڑے سلائی کرنے کا کورس، تعلیم و تربیت کے لئے فیمیل ٹیچر کی سہولت اور اس کے علاوہ جیل ہسپتال میں 24 گھنٹے ڈسپنسر اور کوالیفائیڈ نرسنگ سٹاف کے علاوہ میڈیکل آفیسر اور لیڈی میڈیکل آفیسر کے ساتھ ہر طرح کی ادویات و سہولیات میسر ہے۔نشہ کے عادی اسیران کے لئے rehabilitation سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔تمام اسیران کے لئے مذہبی ٹیچر اور نماز، روزہ کے لئے مساجد و عالم دین علماء کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	اسیران کو ٹھنڈے فلٹر واٹر کی سہولت میسر ہے۔اسیران کو گرم روٹی فراہم کرنے کے لئے الیکٹرک اوون لگایا گیا ہے۔اسیران کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ آف پنجاب کے تعاون سے رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔مزید برآں یہ کہ نوعمر اسیران کے لئے غیر سرکاری تنظیم "رہائی ایجوکیشنل ووکیشنل سکول سسٹم" کے تعاون سے رسمی و غیر رسمی کے ساتھ ساتھ ووکیشنل ٹریننگ (کمپیوٹر کورسز، ٹیلرنگ) کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ	اسیران کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ صحت کی راہنمائی میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس اسیران کی صاف پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، ایک عدد بڑا چلر جبکہ تمام بارکوں میں الیکٹرک واٹر کولر موجود ہیں جو فلٹریشن پلانٹ سے منسلک ہے۔اسیران کی بارکوں کی صفائی روزانہ دو بار کروائی جاتی ہے۔ہسپتال میں ڈاکٹر بروقت موجود ہوتا ہے اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں ڈی ایچ کیو شیخوپورہ سے بھی مدد حاصل کر لی جاتی ہے۔اسیران کو گورنمنٹ کے جاری کردہ مینول کے مطابق کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔جیل اسیران کی تعلیم و تربیت کے لئے گورنمنٹ کی جانب سے اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں جو اسیران کو بنیادی تعلیم سے لے کر ایم اے لیول تک تعلیم دیتے ہیں۔جیل میں دینی تعلیم کا بھی بندوبست ہے۔خواتین اسیران کو سلائی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	جیل میں اسیران کے میڈیکل چیک اپ کے لئے ڈاکٹر تعینات ہے۔24 گھنٹے ڈسپنسر کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔لیڈی ہیلتھ ورکر مستقل تعینات ہے۔ٹھنڈے پانی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔مذہبی تعلیم دی جارہی ہے۔اسیران کو کھیلنے کے لئے والی بال، کیرم بورڈ، لڈو اور بیڈمنٹن کی سہولت اس کے علاوہ PCO کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔اسیران کو معاشرے میں ایک اچھا شہری بنانے کے لئے ٹیوٹا کی مدد سے تین

	قسم کے کورسز (الیکٹریشن، ہوم اپیلائسز، پلمبر) کروائے جاتے ہیں۔ خواتین اسیران کے لئے سلائی سکول بنایا گیا جس میں سلائی کرنے والی خواتین کو اجرت دی جاتی ہے۔ منشیات کے عادی اسیران کی صحت کی بحالی کے لئے rehabilitation کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ خواتین کے کھانا پکانے کے لئے علیحدہ صاف ستھرے اور معیاری کچن کی سہولت دی گئی ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل نارووال	اسیران کو تازہ اور معیاری خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ فلٹریشن پلانٹ کا پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔ ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کی سہولت میسر ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

65: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ڈویژن خاص کر ضلع بہاولپور میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی، راہزنی اور دیگر کس کس جرائم کے مقدمہ جات درج ہوئے، تھانہ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنی اشیاء کی ریکوری ہوئی، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کا چالان عدالتوں میں پیش کر دیا گیا ہے اور کتنے کا چالان ابھی تک عدالتوں میں پیش نہیں ہوا؟

(د) حکومت کب تک ان مقدمہ جات کے مفرور ملزمان گرفتار کرنے اور ان سے اشیاء کی ریکوری کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف زیر تفتیش مقدمات جن کا چالان مرتب نہیں ہوا پینڈنگ ہیں۔

(د) ان مقدمات کے مفرور ملزمان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 75ض ف اور 87ض ف کی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ ان ملزمان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ضبط کرنے کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88ض ف کا تحرک کیا جارہا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی تعداد اوران کی ویلفیئر کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

82: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی کل موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ب) صوبہ کی جیلوں میں نابالغ قیدیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے مندرجہ بالا قیدیوں کے لئے جیل میں ان کی ویلفیئر کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں سہولیات بحوالہ خواتین ونابالغ قیدی ان کی ذہنی، جسمانی، روحانی، نصابی اور غیر نصابی سہولیات سے متعلق آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قید خواتین کی کل تعداد 889 ہے۔ جن کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں بند نابالغ اسیران کی کل تعداد 650 ہے۔ جن کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں مقید خواتین اور بچوں کو دی جانے والی سہولیات اور فلاح و بہبود کے لئے کئے گئے اقدامات درج ذیل ہیں:

1۔ مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے اسیر خواتین کو فنی تعلیم دی جاتی ہے، جس میں پرس بنانا، کڑھائی اور کمپیوٹر کلاس شامل ہے۔

2۔ مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے خواتین اسیران کو مفت قانونی معاونت اور مشاورت فراہم کی جاتی ہے۔

3۔ TEVTA پنجاب کی طرف سے خواتین اسیران کو گھریلو ٹیلرنگ اور بیوٹیشن کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔

4۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیران کو بنیادی اور غیر رسمی تعلیم دی جارہی ہے۔

5۔ خواتین اسیران کی معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ سماجی بہبود کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر (لیڈی) جیلوں پر مستقل تعینات ہے۔

6۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔ جہاں غیر سرکاری تنظیمات (NGOs) کے تعاون سے کتابیں بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

7۔ خواتین وارڈ میں قومی اور مذہبی تہوار مثلاً عیدین، میلادالنبیؐ، یوم آزادی، یوم پاکستان، قائد ڈے، اقبال ڈے اور کرسمس وغیرہ مکمل مذہبی اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منائے جاتے ہیں اور اس موقع پر رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تحائف اور مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔

8۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلیٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازاں بچوں کے لئے ٹی وی، کیرم بورڈ، لڈو، کرکٹ، فٹبال، والی بال کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

9۔ وقتاً فوقتاً نادار اور مستحق خواتین اسیران کو بنیادی ضرورت کی اشیاء مثلاً تیل، صابن، شیمپو، تولیہ، ٹوتھ پیسٹ، کپڑے، کمبل اور جوتے وغیرہ مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔

10۔ ایسی خواتین اسیران جو کہ شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

11۔ حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

12۔ بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

13۔ خواتین کے ساتھ مقید بچوں کو متعدی امراض سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے اور ویکسین باقاعدگی سے لگوائی جاتی ہے۔

14۔ خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ پھل مہیا کیا جاتا ہے۔

15۔ تمام خواتین اسیران کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، پنجاب یونیورسٹی لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کی سہولت میسر ہے۔

16۔ تمام خواتین اسیران کو ناظرہ قرآن پاک، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ قرآن پاک اور دیگر بنیادی مذہبی کورسز کرنے کی سہولت میسر ہے۔

17۔ تمام خواتین اسیران کو اپنے خونی رشتہ داروں سے بذریعہ ٹیلیفون اندرون جیل قائم Prisoners Call Offices(PCOs) سے ٹیلیفون کال کرنے کی سہولت میسر ہے۔

18۔ تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولیات میسر ہیں اور اس مقصد کے لئے خاتون میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں ضلعی صدر مقام ہسپتال سے ایمر جنسی کی صورت میں سپیشلسٹ /گائنی کالوجسٹ کو بلا لیا جاتا ہے۔ سپیشلسٹ /گائنی کالوجسٹ ہفتہ وار بھی خواتین کے چیک اپ کے لئے جیل پر آتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ماہ میں دو دفعہ سیشن جج صاحبان جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں قید خواتین کو رہائی دلواتے ہیں اور کسی قسم کی شکایت کی صورت میں شکایت کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

لاہور: تھانہ سانده میں 2018 کے دوران قتل اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

120: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018 کے دوران تھانہ سانده لاہور میں اب تک بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان میں تفتیش کے بعد اب تک کتنے مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سانده تھانہ میں 01.01.2018 تا 25.10.2018 تک بچوں کے ساتھ زیادتی اور قتل کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو جہاز سے آف لوڈ کرنا

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے قائد حزب اختلاف خود تو نہیں پہنچے لیکن آپ ہاؤس کے custodian ہیں اس لئے میں یہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ کل صبح قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف اپنے بھائی کو ملنے کے لئے دوہا جانا چاہتے تھے لیکن انہیں ایف آئی اے نے ائرپورٹ پر روک لیا جس کی سارا دن خبر چلتی رہی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا نام ECL میں تھا اور نہ ہی اس طرح black list نام کی کوئی چیز ہے؟ آئین کے آرٹیکل-10 کے تحت یہ انسانی حقوق کی militantly violation ہے کہ بغیر کسی وجہ کے قائد حزب اختلاف کو باہر جانے سے روک دیا گیا جبکہ عدالت نے بھی ان کو protection دی ہوئی تھی۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت ہائی کورٹ میں گئے تھے۔ عدالت نے ان کو protection دی اور نیب کو ہدایت کی تھی کہ آپ کوئی بھی ایکشن کرنے سے پہلے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو inform کریں گے۔ ہائی کورٹ کی یہ categorically instructions تھیں۔ نیب اور ایف آئی اے نے ہائی کورٹ کی instructions کو بھی violate کیا ہے۔ آئین پاکستان میں آرٹیکل-10 سے لے کر آرٹیکل-30 تک انسانی حقوق کا ذکر ہے اور آئین میں سب سے زیادہ انسانی حقوق کی value ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں اور ہم یہ معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ یہ rude attitude مناسب نہیں ہے۔ یہ rude attitude آج ہمارے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے تو کل حکومتی ممبران کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں پچھلے دور حکومت میں حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھا کرتا تھا اور آج ہم اپوزیشن میں ہیں۔ یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے کیونکہ یہ ایک میوزیکل چیئرز ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے ہمیشہ اپوزیشن میں بیٹھے رہنا ہے اور آپ نے ہمیشہ حکومت میں رہنا ہے۔

جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ ہم نے amicably چلنا ہے، ایک دوسرے کی عزت کرنی ہے اور اس ہاؤس کی عزت بڑھانی ہے نہ کہ ہم ہاؤس کی عزت کو mitigate کرنا شروع کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پورے میڈیا کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا rude attitude انتہائی نامناسب ہے۔ ہم تو صبر کے ساتھ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں لیکن

کب تک ؟اس قسم کے روّیے بہت نقصان دہ ہوتے ہیں۔یہ میرا اور آپ سب کا پاکستان ہے،انہی روّیوں کی وجہ سے ہم پہلے بہت زیادہ نقصانات اُٹھا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس amicably چلے اور ہمارے قائدین کا یہ فیصلہ ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت چلے لیکن تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی بلکہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، No, doubt. We have to respect each other. We have to give and take respect to each other. ہم نے اس معزز ہاؤس کو عزت دینی ہے۔ Because the world is watching us. وزیر قانون!کیا آپ اس کا جواب دیں گے ؟

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔مجھے بات کر لینے دیں پھر وزیر قانون اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،آپ بھی بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو:جناب سپیکر!کل جو کچھ ہوا وہ آپ کے علم میں ہو گا۔محترم قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECL میں تھا اور نہ ہی ان کا نام بلیک لسٹ میں تھا۔دس دن پہلے جسٹس باقر نجفی کی عدالت میں نیب نے یہ بیان دیا کہ ہمیں ان کی گرفتاری کی ضرورت نہیں ہے۔جس تاریخ کو انہیں بُلایا جاتا ہے وہ پیش ہو جاتے ہیں اور جس انکوائری میں طلب کیا جاتا ہے وہ چلے جاتے ہیں۔کل جس طرح سے انہیں باہر جانے سے روکا گیا میں پورے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی معزز شہری کو اس طرح سے نہیں روکا جا سکتا۔ہم بین الاقوامی covenants and conventions کے signatory ہیں اور آئین پاکستان right to movement کو administrate کرتا ہے۔Fundamental rights مقدس کتابوں کے بعد الہامی ہوتے ہیں اور ان کی violation قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر!میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ یہ قائد حزب اختلاف کے ساتھ بلکہ ہم سب کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور اس سے ہمارے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔اگر قائد حزب اختلاف کا نام ECL میں ہوتا تو پھر ٹھیک تھا۔نام ECL میں ڈالنے کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں اور اس میں cogent evidence دینی پڑتی ہے لیکن

without any cogent evidence ان کو بیرون ملک جانے سے روکا گیا جو کہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ:

اینی ویتھ نہ پائیے کل نوں رَل کے بہہ نہ سکئے
اک دوجے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکئے
تیرا میرا جھگڑا خواب کسے دا کر نہ دیوے پورا
ایہہ نہ ہووے ایس دھرتی تے دوویں رہ نہ سکئے

بہت شکریہ

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، میں، آپ یا پاکستان کا کوئی بھی شہری ہو اسے پاکستان کے آئین کا آرٹیکل۔15 یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ پاکستان کے اندر اور باہر freely move and reside کر سکے۔ آئین پاکستان کا آرٹیکل۔10 تمام شہریوں کو right to fair trial and due process of law کی guarantee دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت، وزارت داخلہ اور نیب کی جانب سے ان دونوں قانونی اور آئینی حقوق کی کل دھجیاں اُڑائی گئی ہیں۔ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECL میں شامل نہیں تھا۔

جناب سپیکر! ہم یہ جانتے ہیں کہ ECL کی طاقت کو ہمیشہ discretionary طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جناب زلفی بخاری کا نام ECL پر تھا لیکن ان کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا نام ECL پر نہیں ہے لیکن ان کو باہر جانے سے روکا گیا۔ کل کے اس عمل سے تو آمریت کی بُو آتی ہے۔ ہمیں وہ دور یاد آتا ہے جس وقت پرویز مشرف برسراقتدار تھا اور اُس وقت بھی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو freely movement کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

جناب سپیکر! آج تو بقول حکومت کے ایک نیا پاکستان قائم کر دیا گیا ہے تو پھر کیوں وہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں کہ جن سے آمریت کی بُو آتی ہے؟ ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا

چاہئے۔اللہ تعالیٰ پرویز مشرف کو صحت عطا فرمائے، کل جو لوگوں کی movement کو regulate کرتے تھے آج وہ کہیں نہیں ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں احمد فراز نے فرمایا ہے کہ:

اُسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
رات جب کسی خورشید کو شہید کرے
تو صبح اک نیا سورج تراش لاتی ہے

جناب سپیکر!کرسیاں اور اقتدار آنی جانی چیزیں ہیں لہذا ان کو لوگوں کے خلاف discretionary طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے۔جناب محمد حمزہ شہباز شریف ڈٹے رہیں گے، جرأت اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کرتے رہیں گے۔

یونہی ہمیشہ اُلجھتی رہی ہے زلف سے خلق
نہ اُن کی رسم نئی نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ اُن کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔Let the Minister for Law respond. جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔جناب محمد حمزہ شہباز شریف چونکہ ان کے قائد ہیں، ان کے ساتھ ایک واقعہ ہوا اور یہ natural ہے کہ معزز ممبران نے اپنے جذبات کا اظہار کرنا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے proper forum نہیں ہے۔ایف آئی اے اور نیب دونوں کا تعلق حکومت پنجاب سے نہیں ہے۔کل جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو صوبائی حکومت کی وجہ سے جہاز سے offload کیا گیا اور نہ ہی اس میں صوبائی حکومت کا کوئی عمل دخل ہے۔جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کے خلاف cases ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ cases چل رہے ہیں۔ان کی انکوائری اور تفتیش ہو رہی ہے۔وہ شامل تفتیش ہو بھی رہے ہیں، نہیں بھی ہو رہے، ان کے دوسرے بھائی شامل تفتیش ہوتے ہوتے ملک سے باہر چلے گئے اور واپس تشریف نہیں لا رہے چنانچہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ابھی ایک معزز ممبر فرما رہے

تھے کہ ہمیں یہاں پر ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ جس کے تحت ہم ایک دوسرے کی عزت کر سکیں اور ہم معاملات کو آگے لے کر بھی چل سکیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران سے یہ التجا کروں گا کہ آپ کے جو معاملات حکومت پنجاب سے متعلق ہیں وہ بتائیں، سر آنکھوں پر، انشاء اللہ تعالیٰ ان کا قانون کے مطابق ازالہ بھی ہو گا لیکن جو چیز ہمارے متعلق نہیں ہے اس بارے میں ہم مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں ایک ایسے مسئلے کو اُٹھایا جارہا ہے جو کہ صوبائی حکومت سے متعلق نہیں ہے۔ آپ خود اس بات کو مان رہے ہیں کہ دو وفاقی ادارے یعنی ایف آئی اے اور نیب کی طرف سے یہ کارروائی کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا maturity کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ کا حق بنتا ہے، آپ نے on the floor of the House اپنا concern show کیا، آپ نے بات کی اور آپ کی بات on record آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی بات ایوان نے سُن لی، میڈیا نے بھی سُن لی، آپ نے بحیثیت کارکن اپنے قائد سے متعلق جذبات کا اظہار کیا ہے اور بطور ایک سیاسی کارکن میں آپ کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ اگر ایک معاملہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے تو پھر آپ ہی بتا دیں کہ اس سلسلے میں حکومت آپ کے ساتھ کیا تعاون کر سکتی ہے؟ آپ بتائیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے متعلقہ جو بھی کام ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس سے اپوزیشن کو مایوس نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے اپوزیشن کے روّیے کی تحسین کرتا ہوں کہ گزشتہ چند دنوں سے ایوان کا وہ ماحول نہیں ہے جو کہ ابتدائی دنوں میں تھا۔ آہستہ آہستہ چیزیں بہتر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ maturity آ رہی ہے اور اگر یہ maturity اسی طرح آتی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی اور ہم بھی دونوں فریقین اپنے فرائض سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہو سکیں گے اس لئے میں پھر request کرتا ہوں کہ آئیں ہم مل کر وہی کریں جس کا ہمیں اختیار ہے اگر پنجاب حکومت سے متعلقہ ان کے کوئی grievances ہیں یہ بتائیں I assure you انشاء اللہ تعالیٰ ہم اُنہیں دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں شوگر ملز کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا حلقہ تحصیل صادق آباد ہے تو ہمارے ساتھ صوبہ سندھ کا بارڈر ہے۔ صوبہ پنجاب کی شوگر ملیں میرے حلقے کی چھ یونین کونسلوں کے شوگر کین کی pass books نہیں بنا رہیں کیونکہ ہم پنجاب کے رواتی ہیں ہم پنجاب میں revenue دیتے ہیں اور وہ شوگر ملز والے ہر دوسرے سال نئی شوگر مل خرید لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری شوگر ملز loss میں ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اپنا گنا صوبہ سندھ میں لے کر جائیں یہ کون سا قانون ہے؟ وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ بتائیں کہ ہم صوبہ پنجاب کے رواتی اپنا گنا صوبہ سندھ میں بیچنے جائیں یا پنجاب میں فروخت کرنے جائیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے پانی چوری ہونے پر 12-نومبر کو پُرامن احتجاج کیا تھا۔ وہاں کے پُرامن غریب کسانوں اور معزز ممبران اسمبلی کے اوپر ایک ایف آئی آر ہوئی۔ پاکستان تحریک انصاف ہر ضلع اور ہر صوبہ میں احتجاج کرتی تھی اُن پر کتنی ایف آئی آرز ہوئیں؟ ایک پُرامن احتجاج ہوا ہے اُس پر آپ ایف آئی آرز کر رہے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ وہ جھوٹی ایف آئی آر ہے اُس کو ختم کیا جائے اگر وہ ایف آئی آر ختم نہ ہوئی تو یہ احتجاج بڑھ بھی سکتے ہیں اور یہ احتجاج بڑے شہروں اور اسمبلیوں تک بھی آ سکتے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں کیونکہ وہ احتجاج پانی چوری کے حوالے سے تھا۔ پینے کے پانی، جانوروں کو پلانے اور فصلوں کے لئے پانی کی چوری پر احتجاج تھا اگر اس پر بھی ایف آئی آرز ہوں گی تو یہ انصاف نہیں ہے۔ آپ کی پارٹی پاکستان تحریک انصاف ہے تو آپ انصاف کا علم لے کر نکلے ہیں تو یہ انصاف کریں۔ 150 غریب اور پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کے اوپر ایف آئی آر ہوئی ہے۔ تحصیل صادق آباد کا اے ایس پی کس بنیاد پر یہ ساری چیزیں کر رہا ہے۔ لاء منسٹر صاحب اس معاملے پر ایکشن لیں۔

جناب سپیکر! میں نے 15 دن پہلے تحریک استحقاق جمع کرائی تھی لیکن ابھی تک اُس کا بھی کوئی response نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، تشریف رکھیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بولنے کا موقع دیں۔ وزیر قانون بہت competent person ہیں اور وہ ابھی فرما رہے تھے کہ اس واقعہ کا تعلق پنجاب حکومت کے ساتھ نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب کے ساتھ اس واقعہ کا تعلق کیوں نہیں ہے قائد حزب اختلاف صوبہ پنجاب کا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس واقعہ کا تعلق پنجاب سے نہیں ہے تو پھر پنجاب حکومت کا وزیر اطلاعات میڈیا پر کیوں کہہ رہا ہے کہ کل جو کچھ ہوا ہے وہ ٹھیک ہوا ہے اور قانون کے مطابق ہوا ہے اور ابھی ہم ان کے بہت سارے اور لوگوں کو بھی گرفتار کریں گے۔ وزیر اطلاعات کے میڈیا پر بیان کا جواب ضرور دیں کہ وہ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر ہمارے معزز ساتھیوں نے اپنے قائد کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا اُس کے حوالے سے وزیر قانون نے نہایت ہی ایک اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں آپ اُس کی نشاندہی کریں ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی میرے دوست نے پنجابی کے چند ایک اشعار پڑھے جس کے آخر میں انہوں نے کہا:

اِناں ہووے کہ اسیں کل نُوں دھرتی تے کتھے رہ وی ناں سکیے

جناب سپیکر! یہ ایک دھمکی ہوتی ہے ہم نے آپ کے ساتھ اور آپ نے ہمارے ساتھ رہنا ہے۔ فیض احمد فیض نے بھی اسی طرح کہا تھا کہ:

تھور گڈ کے بُھل گُلاب منگو
اک چو کے شہد شراب منگو
تُساں کیتیاں اے تُساں بُھگتنا اے
آپے ویلے ناں پُچھنا گُچھنا سی
ہن کسے تُوں کی حساب منگو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کے ممبر کے بنیادی حقوق کو سلب کیا جاتا ہے اُس کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو میری سمجھ سے یہ باہر ہے کہ بطور custodian of the House اب آپ اس بات کا کیسے جواب دیں گے کہ اُن کو کسی فیڈرل ادارے ایف آئی اے یا نیب نے تنگ کیا ہے تو چونکہ اُنہوں نے پابندی لگائی ہے ہم بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! آپ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ایک طرف کر دیں کہ وہ ہمارے قائد ہیں میں کہہ رہا ہوں کہ اگر کوئی اس ہاؤس کا عام ممبر بھی ہے تو کسی ادارے کی کیا جرأت ہے کہ بغیر کسی الزام یا انکوائری کے باہر جانے سے روکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں تھوڑا سا explain کر دوں۔ We are all equal ہم سب کی عزت برابر ہے۔ بات یہ ہے کہ over the years اس میں ترامیم نہیں ہوئیں۔ ہم نے اس چیز پر بیٹھنا ہے اور وزیر قانون و پارلیمانی امور بھی بیٹھے ہوئے ہیں, It is like too early, we have to sit down. ہمیں کمیٹی بنانی پڑے گی کیونکہ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے معاملات ہیں۔ سینئر معزز ممبران کی کمیٹی بنے تاکہ تمام ضروری ترامیم کی جائیں۔ ہم نے معزز ممبران کا وزن بڑھانا ہے، اُس کو کم نہیں کرنا کیونکہ ہم سب برابر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس حوالے سے seriously amendments چاہئیں اور آج آپ میرے پاس آئے تھے تو ہم نے بیٹھ کر بہت سے معاملات پر ابھی discussions کرنی ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کوئی فیڈرل ادارہ ہماری صوبائی اسمبلی کے کسی معزز ممبر کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو کیا ہمارے وزیر قانون اُن سے پوچھ بھی نہیں سکتے کہ یہ زیادتی کیوں ہوئی ہے، وزیر قانون فیڈرل ادارے سے پوچھ کر اس ہاؤس کو بتا سکتے ہیں کہ اس ہاؤس کے ممبر کے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے اور کیا یہ اس ہاؤس کے ممبر کو ownership نہیں دینا چاہتے کہ ممبر کا تعلق جس پارٹی سے بھی ہو کہ اس ممبر کے ساتھ یہ زیادتی کیوں کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ابھی جناب نصیر احمد نے جو بات کی اُس حوالے سے آپ نے بڑی درست بات کی ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ ایک واقعہ ہوا ہے تو آپ نے اُس کی نشاندہی کی ہے۔ اب آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں ہم متعلقہ اداروں سے رپورٹ لے لیتے ہیں جو رپورٹ آئے گی اس معزز ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون نے on the floor of the House ensure کیا ہے کہ وہ فیڈرل ادارے سے رپورٹ لے کر اس معزز ہاؤس میں بتائیں گے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے جو جواب دیا ہے اس کا legally یہی جواب بنتا تھا لیکن کاش! وہ ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے جواب دیتے۔ پاکستان پیپلز پارٹی ہمیشہ اس کی victim رہی ہے اور ہم جن دوستوں کے ساتھ یہاں حزب اختلاف میں اکٹھے بیٹھے ہیں کاش! انہوں نے ایسے measures لئے ہوتے تو آج ہمیں یہ بات کہنی پڑتی اور نہ ہی وزیر قانون کی طرف سے یہ جواب سننا پڑتا۔ پاکستان پیپلز پارٹی جب اٹھارہویں ترمیم کر رہی تھی تو ہم نے ان سے request کی تھی کہ آرٹیکل۔ 62, 63 ایک ڈکٹیٹر کا بنایا ہوا قانون ہے اس میں ترمیم ہونی چاہئے لیکن اُس وقت ہمیں یہ کہہ کہ refuse کر دیا گیا کہ یہ جنرل صاحب کا بنایا ہوا قانون ہے اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی اور ہم اس کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ اسی ہاؤس میں یہ لوگ دس سال تک حکمران رہے ہیں Rules of Procedures انہی کے بنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! کاش! یہ اُس وقت بھی پروڈکشن آرڈر کے بارے میں بھی کوئی فیصلہ کر لیتے لیکن شاید انہیں یہ گماں تھا کہ ہم نے ہمیشہ اقتدار میں رہنا ہے اور یہ جیلیں پاکستان پیپلز پارٹی کے لئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس وقت بھی condemn کر رہا تھا کہ یہ غلط ہو رہا ہے اور میں آج بھی اس کو condemn کرتا ہوں کہ جو حکومت کر رہی ہے وہ غلط کر رہی ہے ماسوائے ان چند لوگوں کے جو ہر دفعہ پارٹیاں بدل کر اقتدار میں چلے جاتے ہیں لیکن نظریاتی لوگ نے جنہوں نے اپنی پارٹیوں اور اصولوں پر قائم رہنا ہے ان کے لئے یہ مشکلات ہمیشہ ہوں گی۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے گزارش ہے کہ آج وہ اپوزیشن کا یہ درد اپنا درد سمجھیں اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! اسی ہاؤس کے ممبران اور وزراء صاحبان جب میڈیا پر گفتگو کرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ وہ نیب کے spokesperson ہیں۔ یہ جب نیب کے spokesperson بنیں گے تو پھر احتساب اور انتقام میں بڑا تھوڑا سا فرق ہے۔ اسے لوگ احتساب نہیں انتقام سمجھیں گے۔ ہم کبھی بھی احتساب کے خلاف نہیں رہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ احتساب شفاف ہونا چاہئے اور ہر آدمی کا ہونا چاہئے۔ وہ چاہے اس ہاؤس کا ممبر ہے، چاہے بیوروکریسی میں ہے، چاہے جوڈیشری میں ہے، چاہے سول سوسائٹی سے ہے یا فوج میں ہے اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ اس احتساب کو خدارا انتقام نہ بنائیں کیونکہ کل کو آپ نے بھی اس کو face کرنا ہے۔ ہمیں یہ چاہئے کہ ہم ایسی اقدار چھوڑ کر جائیں کہ آنے والے ہمیں بُرا نہ کہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے calmly اور بڑے اچھے انداز سے جواب دیا ہے۔ میں اس سلسلہ میں ایک بات ضرور کروں گا کہ ہم پارلیمانی سسٹم کے تحت چلتے ہیں۔ یہ سسٹم اسی طرح ہے جس طرح ایک جسم ہوتا ہے۔ اگر پاؤں کے انگوٹھے پر بھی کوئی زخم ہوتا ہے تو وہ درد پورے جسم میں اوپر تک جاتا ہے۔ اگر اوپر والوں کو وفاقی لیول پر کوئی مشکل آتی ہے تو وہ نیچے تک محسوس ہوتی ہے۔ یہ پارلیمانی سسٹم ہے اگر صدارتی سسٹم ہو تو اس میں اور چیزیں ہوتی ہیں۔ اس میں ہم بالکل الگ نہیں ہیں۔ ہم اس طرح نہیں رہ رہے کہ وفاق الگ ہے اور ہم الگ ہیں۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے مثبت جواب دیا ہے اگر ہم ہاتھ نہیں روک سکتے تو کم از کم ایک قرارداد مذمت ہمارے ہاؤس سے منظور ہونی چاہئے یہ صرف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے لئے نہیں بلکہ ممبر صوبائی اسمبلی کے حق میں منظور ہونی چاہئے۔ اگر کوئی ہمارے ممبران کو اس طرح کوئی ادارہ rude attitude کے ساتھ deal کرے گا تو پوری اسمبلی کو اس کا درد محسوس ہوگا۔

جناب سپیکر! میں rightly دیکھ رہا ہوں کہ اس پر بڑا اچھا positively gesture آیا ہے اور درد محسوس ہو رہا ہے۔ میری تجویز ہے کہ راجا صاحب اس پر مہربانی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے جو باتیں کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اپوزیشن بنچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں سب کو اندر سے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ماضی کی وہ غلطیاں ہیں جن کا خمیازہ آج وہ بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بالکل درست کہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ہم ان غلطیوں سے سبق نہیں سیکھ رہے۔ گزشتہ دس سالوں میں اگر انہوں نے Rules of Business میں ترمیم کر لی ہوتی تو آج یہاں پر پروڈکشن آرڈر جاری ہو چکا ہوتا۔ یہ الزام کس پر ڈالیں گے تو یہ کام آپ کے کرنے والے تھے لیکن دس سالوں میں آپ نے یہ کام نہیں کئے۔

جناب سپیکر! آج بھی یہاں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے کہ ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے آپ کو بات کرنی چاہیئے تھی۔ آپ کے دل میں بطور ایک سیاسی کارکن درد ہونا چاہیئے تھا تو سیاسی کارکن اس ملک میں کیا کرے۔ یہ پنجاب اسمبلی ہے اس اسمبلی کا ممبر خواجہ سلمان رفیق گرفتار ہوا ہے تو اس کا آپ نام نہیں لیتے اور میاں محمد شہباز شریف کے بیٹے کا نام لیتے ہیں۔ کیا یہ اس جماعت میں کارکنوں کی عزت ہے؟ خدا کے لئے یہ مت کریں۔ یہاں پر ایک کارکن جو اس ہاؤس کارکن ہے اس کی ہم بات نہیں کر رہے جو اس ہاؤس کا رکن نہیں ہے اس کا ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج بھی اپنے ماضی سے سبق نہیں سیکھ رہے بلکہ آج بھی یہ ایک خاندان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ خدا کے لئے کارکنوں کی عزت کریں۔ کارکنوں کو عزت دیں گے تو آپ کی عزت ہو گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے قرارداد کی بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ قرارداد اپنے پاس رکھیں۔ یہ میری بات کا جواب دیں۔ صبح سے لے کر اس وقت تک آپ نے خواجہ سلمان رفیق کا نام تک نہیں لیا۔ آپ کیا بات کرتے ہیں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں راجا صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے جو بات جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور ان کے والد کے بارے میں کی ہے۔ ہم ہاؤس کے معزز ممبر کی بات کر رہے ہیں ہم جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی بات نہیں کر رہے بلکہ قائد حزب اختلاف کی بات کر رہے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھی کی بات کر رہے ہیں۔ ہم ان کے لئے آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اس سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور ان چیزوں پر غور کریں۔ اس کے علاوہ جو دوسری بات آپ نے فرمائی ہے تو اس بارے میں ہمارے دوست ابھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر اب آپ ماضی کی باتیں چھیڑیں گے تو وہ مناسب نہیں رہے گا۔ ہمیں اپنا مستقبل روشن دیکھنا چاہئے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس ہاؤس کے تقدس کو پامال ہونے سے بچائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح یہ ماحول چل رہا ہے یقیناً اس میں سب کی contribution ہے اور آہستہ آہستہ چیزیں improve ہو رہی ہیں۔ یہاں ابھی لاء منسٹر نے بڑی جذباتی سی باتیں کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں تھیں۔

جناب سپیکر! میں حقائق سامنے رکھنے کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ خواجہ سلمان رفیق کی بات صبح سے چل رہی ہے نہ صرف صبح سے چل رہی ہے بلکہ کل سے چل رہی ہے۔ اس بات کا وزیر قانون کو بھی علم ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ چار دفعہ رابطہ ہوا ہے، یہ یہی کہہ رہے تھے کہ میں باہر آتا ہوں اور بیٹھ کر آپ سے بات کرتا ہوں۔ انہوں نے یہاں پر بات اور کر دی ہے اور ہمارے ساتھ بات اور کر رہے ہیں تو ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ماحول کو جذباتی بنا کر تالی بجوانے کے لئے بات کریں گے تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہماری آپ سے بھی دو دفعہ میٹنگ ہو چکی ہے اور خواجہ سلمان رفیق پر بھی بات ہوئی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ خواجہ سلمان رفیق صرف ہماری پارٹی سے ہیں بلکہ وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں اس لئے ان کے لئے بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ بات کو اس طرح توڑ کر پیش نہیں کرنا چاہئے جبکہ ان پر بات ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھتے، ہم آپ دونوں کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر guideline بنانی ہے تاکہ ہم اس کو آگے لے کر چلیں۔ آج ہمارے ساتھ یہ ہو رہا لیکن یہ سمجھیں کہ کل سب کے لئے یہی حالات ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں مل کر راستہ نکالنا ہے۔ انشاء اللہ جیسا کہ آپ کی طرف سے مثبت باتیں آ رہی ہیں اور ہمارے ساتھی بھی اس کو realize کر رہے ہیں کہ پچھلے دور میں ہم یہ کام نہیں کر سکے تو غلط ہوا تھا۔ آج بھی اگر ہم اس میں ترامیم نہیں لائیں گے یا اس پر غور و فکر نہیں کریں گے تو شاید کل آپ کو بھی یہ سب کچھ بھگتنا پڑے۔ اس لحاظ سے ہمیں جذبات میں نہیں آنا چاہئے اور تالیاں بجا کر

معاملات آگے نہیں بڑھتے۔ ہم آپ کا صبح سے انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ہمیں تین دفعہ کہا ہے کہ آپ ٹائم دے رہے ہیں اور یہاں بات دوسری کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ آج صبح ان سے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس سلسلے میں اب بھی ہم ان سے بیٹھ کر بات کریں گے اور اس کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے پھر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ سیشن کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں آپ کچھ کر لیتے۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہ ایک علیحدہ issue ہے اس پر ہم بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن پھر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ محترم سپیکر صاحب ہمارے لئے قابل احترام اور ہمارے بڑے بھائی ہیں وہ دس سال اس ایوان کے سپیکر رہے ہیں۔ ملک صاحب میرے بھائی ہیں وہ بھی دس سال سے ممبر چلے آ رہے ہیں اور بھی ہمارے دوست ایسے ممبر ہیں جو کہ دس سال سے اسمبلی ممبر چلے آ رہے ہیں۔ دس سالوں میں ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ اس ایوان کا اگر کوئی ممبر گرفتار ہوا ہے تو اس کے پروڈکشن آرڈر۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ وزیر قانون کے بعد بات کر لیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ہی کے دور میں مولانا اعظم طارق، اشرف سوہنا اور مونس الٰہی کا پروڈکشن آرڈر refuse کیا گیا تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ victimization نہیں ہوئی یہ تمام آپ نے ہی refuse کئے ہیں یہ ہم نے نہیں کئے تھے۔

جناب سپیکر! میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ ماضی میں جو کچھ ہوا ہے اس کو بھول جائیں اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر way forward نکالیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی بہتر راستہ نکل آئے گا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ ایک شخص جو کہ اس ہاؤس کے ممبر اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہیں ان کے ساتھ کیا ہوا کہ ان کو جہاز سے disembark کیا گیا۔ دوسرے انہی کے ممبر انہی کے ساتھی جن کو جیل میں ڈال گیا ہے ان کا یا لیڈر آف دی اپوزیشن کس کا privilege زیادہ breach ہوا ہے؟ میرا دکھ یہ تھا کہ جو جیل میں گیا ہے اس کی بات پہلے کریں اور باقی باتیں بعد میں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں پھر وزیر قانون سے request کروں گا کیونکہ وہ دوبارہ ماضی کی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! انہوں نے confess کیا ہے کہ ماضی میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہاں پر غلط بات نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں پر facts پر مبنی بات ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ نے confess کر لیا ہے کہ آپ سے ماضی میں غلطیاں ہوئی ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، غلطیاں ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! Any way جو کچھ بھی ہوا ہے تو اب ہم کو آگے کی طرف بڑھنا چاہئے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آگے بڑھیں لیکن راجا صاحب بار بار وہی باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ٹھیک ہے آپ ایک منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! events ہوتے ہیں تو ان کا ایک sequence ہوتا ہے۔ اب کل کے دن جو events ہوئے ہیں ان میں سب سے پہلے صبح 3:00 بجے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا event ہوا۔ اس کے بعد کل دوپہر کے بعد ہمارے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق گرفتار

ہوئے اور پچھلے وقت نیب نے مریم اورنگزیب کے خلاف کارروائی کر دی۔ ہم sequence کے ساتھ چل رہے تھے۔ ہم آپ کے پاس اور وزیر قانون کے پاس بھی حاضر ہوئے۔اب اس کی دو شقیں ہیں جن میں سے ایک شق قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مجریہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت دیگر قواعد کو معطل کر کے قاعدہ 114 کے تحت ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔یہ قاعدہ 114 کے تحت میں اجازت مانگنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر!اس سلسلے میں ہم کل اور آج بھی آپ کو اور وزیر قانون کو دو تین مرتبہ ملے۔وزیر قانون کا ہم باہر انتظار بھی کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں وزیر قانون کو appreciate کروں گا کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر پنجاب اسمبلی کا مسئلہ ہے تو ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں راجا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ کہ آپ مہربانی کریں اور آپ خواجہ سلمان رفیق کو نہ دیکھیں خواجہ سلمان رفیق نہیں ہے بلکہ one member of this august House has been arrested اور اس کے پروڈکشن آرڈر کی بات ہے۔

جناب سپیکر!اس میں کل جناب محمد وارث شاد، جناب محمد بشارت راجا، حسنین خان دریشک اور جناب مراد راس بھی ہو سکتا ہے تو اس سلسلے میں، میں صرف یہ عرض کروں گا یہ صرف مہربانی کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!معزز ممبر نے قرارداد پیش کرنے کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ مجھے پہلے اپنی قرارداد دیں تاکہ میں اس کو دیکھ لوں اس کے بعد اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کوئی غیر قانونی اور غیر آئینی واقعہ رونما ہوا ہے اگر ایک بندہ جہاز سے disembark ہوا ہے تو کیا وہ قانون کے خلاف تھا اگر کوئی گرفتار ہوا ہے تو کیا وہ قانون کے خلاف تھا؟ تو آئیں مل کر بیٹھیں ہم بات کرتے ہیں پھر کس چیز کی ہم مذمت کر رہے ہیں۔ اگر کسی ادارے نے ایک قانونی طریق کار اختیار کیا ہے اور کسی کو گرفتار کیا ہے تو اس میں کس بات کی مذمت کی جارہی ہے؟ Nobody is above law کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں بلکہ سب قانون کی نظر میں برابر ہیں تو اس لئے مذمت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا آئیں پہلے بات

کریں اور اس کے بعد ہم اس کے contents دیکھتے ہیں کہ اس میں contents کیا ہیں اس کے بعد ہم بات کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے clarify کر دیا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بالکل صحیح بات کی ہے ہم ان کی بات سے agree کرتے ہیں اور ابھی ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جی، ابھی سیشن کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اس پر کوئی decision نہیں ہوا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 174/18 جناب گلریز افضل گوندل کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سرگودھا: پھگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پھگھوال ضلع سرگودھا میں سینکڑوں ایکڑ پر جنگلات تھا مگر اب موقعہ پر درخت بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس جنگل سے چند روز قبل ہزاروں من لکڑی اور درخت کاٹ کر فروخت کر دیئے گئے ہیں جن میں سے چار ٹرک لکڑی سے بھرے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ اس کی تحقیقات پر اس لکڑی چوری میں محکمہ جنگلات کے ملازمین بھی ملوث پائے گئے تھے۔ ان ملازمین اور لکڑی چوری میں ملوث افراد کے خلاف کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ابھی تک درختوں کی غیر قانونی کٹائی جاری ہے اور لکڑی چوری ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے جنگل دن بدن کم ہو رہا ہے۔ حکومت کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اب منسٹر سکولز ایجوکیشن تحریک التوائے کار نمبر 161/18 کا جواب دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی بھرمار

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ مذکورہ معاملہ اخباری خبر پر مبنی ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں 153 پرائیویٹ سکولز ایسے ہیں جو نئے کھلے ہیں جو شعبہ تعلیم ضلع گوجرانوالہ سے رجسٹرڈ نہ ہیں۔ شعبہ تعلیم گوجرانوالہ کے متعلقہ عملے نے ان سکولوں کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کیا اور انہیں ہدایت جاری کی کہ وہ فوری طور پر محکمے سے اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ محکمانہ کارروائی کے بعد سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں جمع کروا دی گئی ہیں۔ ضروری چھان بین اور مذکورہ شرائط پر پورا اترنے والے سکولوں کو رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک گوجرانوالہ میں بعض نجی تعلیمی اداروں کی جانب سے monogram والی کتب اور سٹیشنری مارکیٹ سے زیادہ مہنگی فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے گوجرانوالہ کے نجی تعلیمی اداروں کو بغیر رجسٹریشن کے چلنے اور دیگر خلافِ ضابطہ کارروائیوں سے روکنے کی غرض سے عمومی ضابطہ اخلاق برائے پرائیویٹ سکولز کے نام سے مراسلہ نمبری 8063 مورخہ 10-11-2018 بھی جاری کر رکھا ہے جس میں انہیں ہر غیر قانونی فعال اقدام سے منع کیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ کے غیر رجسٹرڈ اداروں کی کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے، انہیں فوری طور پر رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے اور اس ضمن میں عملدرآمد کے لئے فیڈریشن آفیسرز کو ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نہ صرف گوجرانوالہ بلکہ صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں کی نگرانی کے لئے پوری طرح کوشاں اور متحرک ہے۔ اگر اس حوالے سے کبھی بھی نجی تعلیمی اداروں کے خلاف کوئی شکایت محکمہ کے نوٹس میں لائی جائے گی تو اُس ادارے کے خلاف قانون کے مطابق فوری ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں جو introduction of Bills ہیں۔

مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Right to Public Services Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Right to Public Services Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Right to Public Services Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Domestic Workers Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Domestic Workers Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Domestic Workers Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Skills Development Authority Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Skills Development Authority Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment)Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House and it is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

The House is adjourned to meet on Thursday 13th December 2018 at 11:00 a.m.